عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۲۶/شوال تا ۳/ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶/ دسمبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۲۹

گناہ کبیرہ کی تباہ کاریاں

مولانا محمد علی جالندھریؒ کا ایک یادگار خطبہ

انقلابِ اُمم

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج اور حضرت بنوریؒ کی کاوشیں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

بچے کو میٹھا چھوڑنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت والی حدیث من گھڑت ہے:

س:...... درج ذیل حدیث صحیح ہے یا نہیں؟ ایک عورت کا واقعہ ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت کرانی چاہی کہ وہ میٹھا کھانا چھوڑ دے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دن بعد آؤ۔ وہ عورت دو دن بعد آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے پہلے خود چینی کھانا کم کی پھر نصیحت کی۔ نیز یہ کہ جب تک نیک عمل خود نہ کرو دوسرے کو اس کی تلقین نہ کرو۔ براہ کرم تفصیل اور حوالے سے جواب عنایت فرمائیں اس لئے کہ یہی بات حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بھی بیان کی جاتی ہے، اس واقعہ کو بیان کرکے لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جاؤ، پہلے خود تو سو فیصد دین پر عمل کرلو پھر ہمارے پاس آنا، اور یہ کہ تبلیغ تو مسلمانوں میں جائز ہی نہیں ہے۔

ج:...... یہ روایت خالص جھوٹ ہے جو کسی نے تصنیف کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کردی، دیگر اکابر کی طرف بھی اس کی نسبت غلط ہے، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا غلط ہے کہ مسلمانوں کو بھلے کام کے لئے نہ کہا جائے اور برے کام سے منع نہ کیا جائے۔

قرآن خواہ نیا پڑھا ہو یا پرانا اس کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے:

س:...... اکثر محفل قرآن خوانی میں بعض مرد یا خواتین کہتے ہیں کہ انہوں نے اب تک گھر پر مثلاً پانچ یا دس پارے پہلے پڑھے ہیں، وہ اس میں شامل کرلیں، یا پھر اکثر قلت قارئین کی وجہ سے سپارے گھر گھر بھیج دیئے جاتے ہیں، یہ کہاں تک درست ہے؟

ج:...... یہاں چند مسائل ہیں:

۱:...... مل کر قرآن خوانی کو فقہاء نے مکروہ کہا ہے، اگر کی جائے تو سب آہستہ پڑھیں تاکہ آوازیں نہ ٹکرائیں۔

۲:...... آدمی نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب پہنچا سکتا ہے، خواہ نیا پڑھا ہو یا پرانا پڑھا ہو۔

۳:...... ایصال ثواب کے لئے پورا قرآن پڑھوانا ضروری نہیں، جتنا پڑھا جائے اس کا ثواب بخش دینا صحیح ہے۔

۴:...... کسی دوسرے کو پڑھنے کے لئے کہنا صحیح ہے، بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو، ورنہ درست نہیں۔

انبیاءؑ واولیاءؒ وغیرہ کو دعاؤں میں وسیلہ بنانا:

س:...... ایک صاحب نے اپنی کتاب "وسیلے واسطے" میں لکھا ہے کہ جو لوگ مردہ بزرگوں، انبیائے کرام یا اولیاء یا شہداء کو اپنی دعاؤں میں وسیلہ بناتے ہیں یہ شرک ہے؟

ج:...... ان صاحب کا یہ کہنا کہ بزرگوں کے وسیلے سے دعا کرنا شرک ہے، بالکل غلط ہے۔ بزرگوں سے مانگا تو نہیں جاتا، مانگا تو جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے، پھر اللہ سے مانگنا شرک کیسے ہوا؟

اخبارات میں شائع ہونے والے لفظ "اللہ" کا کیا کریں؟

س:...... اخبارات میں قرآنی آیت کے علاوہ دیگر ناموں کے ساتھ ساتھ "اللہ" کا نام بھی ہوتا ہے۔ ان کا کیا کیا جائے؟

ج:...... کاٹ کر محفوظ کرلیا جائے تو بہتر ہے۔

"تمہارے قرآن پر پیشاب کرتی ہوں" کہنے والی بیوی کا شرعی حکم:

س:...... میری بیوی نے مجھ سے دوران گفتگو کہا کہ: "میں تمہارے قرآن پر پیشاب کرتی ہوں"۔ اس واقعہ سے اس کے ایمان اور نکاح پر کیا اثر پڑا؟

ج:...... تمہاری بیوی ان الفاظ سے مرتد ہوگئی اور تمہارے نکاح سے نکل گئی، اگر وہ توبہ کرے تو ایمان کی تجدید کے بعد دوبارہ نکاح تم سے ہوسکتا ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمدؒ زید مجدہ
سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

جلد:۲۳ شمارہ:۲۹ ۲۶/شوال تا ۳/ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶/دسمبر ۲۰۰۴ء

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
انقلاب امم	(حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ)	6
عظیم مبلغ کی عظیم باتیں	(ابوالقاسم محمد عبدالرشید)	12
پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی کاوشیں	(مفتی محمد راشد مدنی)	15
گناہ کبیرہ کی تباہ کاریاں	(ابوضیاء الرحمٰن ہزاروی)	17
مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی کا سانحہ شہادت	(صاحبزادہ طارق محمود)	21
عالمی خبروں پر ایک نظر		23
نہیں ترا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر	(مولانا محمد توفیق)	27

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 یا اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

[illegible]
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

قادیانی مطبوعات پر پابندی عائد کی جائے

کچھ عرصے سے پاکستان میں حکومت کی جانب سے توہین آمیز مواد پر مشتمل کتب پر پابندی عائد کرنے اور انہیں ضبط کرنے کی مہم چل رہی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد اقدامات بھی اٹھائے گئے اور بعض کتب پر پابندی/ضبطگی کے حوالے سے خبریں بھی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ لیکن یہ تمام اقدامات ناقص اور ناکافی محسوس ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ہنوز انبیائے کرامؑ کے خلاف توہین آمیز مواد پر مشتمل کتب موجود ہیں۔ اسی طرح توہین رسالت پر مبنی پمفلٹ اور کتابچے مختلف تنظیموں اور مذہبی گروپوں کی جانب سے شائع کرا کر تقسیم کیے جا رہے ہیں لیکن تاحال حکومت ان کی روک تھام کے سلسلے میں کوئی خاطر خواہ اقدام میں ناکام رہی ہے۔ قادیانی جماعت کے شائع کردہ لٹریچر ہی کو دیکھ لیجئے۔ یہ تمام کا تمام لٹریچر توہین رسالت بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دیگر تمام انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ کی توہین پر مبنی ہے لیکن حکومت اب تک اس کی تقسیم کو روکنے میں عملاً ناکام رہی ہے۔ قادیانی لٹریچر کے بعض انتہائی متنازعہ حصے یہاں نقل کفر، کفر نہ باشد کے طور پر نقل کیے جاتے ہیں:

☆...... ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۱ تا ۲۴)

☆...... ''خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ص: ۵۷۵ ج ۲۲ از مرزا قادیانی)

☆...... ''پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم: ''لا نفرق بین احد من رسلہ'' میں داؤد اور سلیمان، زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں، وہاں مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۷ مؤلفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلجنز قادیان مارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

☆...... ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیأ علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۷۳ خزائن ص ۷۶ ج ۲۲ از مرزا قادیانی)

☆...... ''جیسا کہ ابوہریرہؓ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ص ۱۲۷ ج ۱۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆...... ''میں وہی مہدی ہوں، جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیأ سے بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۸ ج ۳)

☆...... ''ابوبکر و عمر کیا تھے؟ وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔'' (ماہنامہ المہدی بابت جنوری/فروری ۱۹۱۵ء ۲، ۳، ص ۵۷ احمدیہ انجمن لاہور)

☆...... ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابوہریرہؓ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۱۰ ج ۵، خزائن ص ۴۱۰ ج ۲۱، مرزا قادیانی)

☆...... ''بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرہ)۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۴، خزائن ص ۳۶ ج ۲۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆...... ''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لئے تو

ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ (مرزا) پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“ (کلمۃ الفصل ص۱۷۳ از مرزا بشیر احمد)

☆......”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۱۳۶ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆......”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص۲۲۰ خزائن ص۲۲۰ ج۲۲)

☆......”تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“ (اعجاز احمدی ص۳۰ خزائن ص۱۴۰ ج۱۹ از مرزا قادیانی)

☆......”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو۔“ (ملفوظات ص۱۴۲ ج۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆......”اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں! اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔“ (اعجاز احمدی ص۵۲ خزائن ص۱۶۴ ج۱۹)

☆......”اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔“ (اعجاز احمدی ص۷۰ خزائن ص۱۸۱ ج۱۹)

☆......”اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“ (اعجاز احمدی ص۸۱ خزائن ص۱۹۳ از مرزا قادیانی)

☆......”تم نے خدا کے جلال اور مجھ کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسین) کا ڈھیر ہے۔“ (اعجاز احمدی ص۸۲ خزائن ص۱۹۴ ج۱۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

ان تمام متنازعہ حصوں کی موجودگی قادیانی لٹریچر کو خطرناک حد تک توہین آمیز مواد پر مشتمل ثابت کرتی ہے۔ یہ لٹریچر قادیانی عبادت گاہوں میں موجود ہے قادیانیوں کے گھروں میں موجود ہے ان کی دکانوں پر موجود ہے قادیانی مبلغین اسے مسلمانوں کو فراہم کر رہے ہیں راتوں رات یہ لٹریچر مسلمانوں کے گھروں میں پھینکا جاتا ہے۔ یہ لٹریچر ملک میں اندر ہی اندر انتشار پیدا کر رہا ہے اس کی موجودگی فرقہ واریت کے عفریت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے۔

یاد رکھئے جس طرح فرقہ واریت پر مبنی لٹریچر نے آہستہ آہستہ وہ زہر پاکستان میں بسنے والے مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کے ذہنوں میں بھر دیا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا مذہبی فریضے کی ادائیگی گرداننے لگے اسی طرح قادیانی لٹریچر بھی ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف کھڑا کر رہا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے قادیانی اقلیت کے خلاف ہی نکلے گا۔ مسلمانوں میں اشتعال پھیلنے سے پہلے اس لٹریچر کو ہر صورت میں ضبط کر لیا جائے۔

جنرل صاحب حقیقت پسندی سے کام لیجئے

جنرل پرویز مشرف صاحب آپ بارہا یہ اعلان فرما چکے ہیں کہ میں حقیقت پسند ہوں اور آپ یہ بھی اعلان کر چکے ہیں میں مسلمان ہوں میرا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا ختم ہونا اس وقت پھر اسلامیان مملکت پر آزمائش کا وقت بن چکا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں کچھ عرصہ پہلے جب چند ناعاقبت اندیشوں نے ووٹر لسٹ فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کر دیا تھا تو آپ نے ”حقیقت پسندی“ سے کام لیتے ہوئے دوبارہ اس آئینی اور شرعی اہمیت کے حامل حلف نامے کو بحال کر کے مسلمانوں کے جذبات کی عکاسی کی۔ ایک مرتبہ پھر قادیانی لابی متحرک ہے اور پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو ختم کر دیا گیا ہے جو یقیناً محض چند شر پسند عناصر کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ اس خانہ کی وجہ سے قادیانی حرمین کے تقدس کو پامال نہیں کر سکتے تھے لیکن اب شنید ہے کہ قادیانی دوبارہ حرمین کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پاسپورٹ میں خانہ کا اضافہ آئینی تقاضا ہے اور مسلم اور غیر مسلم میں باعث تمیز و فرق ہے حرمین کے نگہبان بنتے ہوئے اس خانے کو دوبارہ بحال کیجئے ورنہ یہ عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

انقلاب امم

حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ

دنیا میں سینکڑوں قانون بنے اور بگڑے‘ ہزاروں آئین مرتب ہوئے اور پھر مٹ گئے‘ مگر وہ ایک قانون جس نے ابتداآفرینش سے آج تک کبھی تغیر وانقلاب قبول نہ کیا وہ خود قانون انقلاب ہے۔اس انقلاب وتغیر کی دسترس سے کائنات کا کوئی جوہر وعرض اور کیف وکم امن نہیں پاسکا‘ زمانہ اور زمانیات‘ مکان اور مکانیات کو بھی اس نے مہلت نہ دی کہ وہ ابد تک قرار یا کسی ایک حال پر قائم رہ سکیں‘ ارضیات کو دیکھو تو تعمیر وتخریب‘ شکست وریخت‘ بدل سدل اور فناو بقانے پھر سماویات کو لو تو ادوار واطوار‘ ایاب وذہاب‘ گردش ودوران اور لوٹ پھیر کی متضاد کیفیات نے ان کے ہر ہر ذرہ کو اپنی زنجیروں سے جکڑ دیا ہے۔

وہ اشرف ترین نوع (انسان) جس نے تمام کائنات ارضی وسماوی پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے اس کا بھی کوئی فرد اور کوئی مجموعہ پھر اس کی ہر ہر حالت انفرادی ہو یا اجتماعی ان دھری انقلاب عروج ونزول اور رفعت وپستی سے مامون نہ رہ سکی۔

کبھی یہ ظلوم وجہول عزم وہمت لے کر اوج سعادت کی طرف اٹھتا ہے تو طائران قدس بھی اس کی پرواز سے نیچے ہی دھرے رہ جاتے ہیں اور کبھی یہی پاکباز انسان پستی ودناءت کے سبب حضیض ذلت کی طرف گرتا ہے تو عالم کی ہر ذلیل سے ذلیل چیز اس سے اچھی اور برتر معلوم ہونے لگتی ہے۔

”ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے‘ پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں۔“ (سورۃ التین)

غرض اس اشرف الکائنات کے سکون وقرار کا سر بھی تغیر وانقلاب کے بارے کبھی ہلکا نہ ہوسکا۔

زمانہ کی تلون مزاجیاں اور تغیر پذیر رفتاریں ہمیشہ ایسے انقلابات پیش کرتی رہی ہیں اور کائنات عالم کا کرہ ہمیشہ گیند کی طرح اس کے چوگان تلون سے لڑکتا رہا ہے۔ اس نے کتنے ہی راعیوں کو جنہوں نے برسوں خدا کی مخلوق پر جبر سے حکمرانی کی‘ ایک ذلیل رعیت کی حیثیت میں پیش کیا اور کتنے ہی سروں کو جن پر عزت کے تاج رکھے گئے۔ذلت وخواری کی ٹھوکروں کے قابل بنادیا۔

زمانہ روشن مثالی جب اپنا چہرہ بے نقاب کرتی ہے تو سگ اصحاب کہف عزت وشرف میں بنی آدم کے دوش بدوش نظر آنے لگتا ہے اور زمانہ ہی کی تصویر جب اپنا تاریک اور بدنما پہلو سامنے کرتی ہے تو ایک جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر (نوح علیہ السلام) کا بیٹا اہل نار کے گروہ میں شامل ہوجاتا اور خاندان نبوت کو داغدار بنادیتا ہے:

پسر نوح بابداں بنشست
خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

پھر نہ صرف اشخاص بلکہ دنیا کی اگلی اور پچھلی تمام اقوام اسی قانون تغیر وانقلاب اور ضابطۂ حدوث وتجدد کے سامنے سرخم کئے ہوئے گزریں اور گزرتی رہیں گی۔کتنی ہی اولوالعزم قومیں تاج وتخت کے جبروت کے ساتھ افق عالم پر چمکیں اور دنیا کی نگاہوں کو انہوں نے اپنی سطوت وجلال سے خیرہ کردیا لیکن پھر انہی سطوت واقتدار کے مالکوں کو قانون انقلاب کے ہاتھوں سے کائنات کے دنگل میں اس طرح پچھاڑ دیا کہ پھر وہ قومیں کبھی نہ ابھر سکیں۔

وہ قوم جس نے ”من اشد منا قوۃ“ کا نعرہ بلند کیا‘ وہ قومیں جنہوں نے اپنی فوق العادۃ صناعیوں سے پہاڑیوں کو موم کی طرح تراشا اور ان میں بیوت ومساکن بنائے ”وعمروھا اکثر مما عمروھا“ اور وہ قومیں جن کے بے مثال دماغی اور عملی جولانیوں کی تاریخ آج تک دنیا کو حیرت واستعجاب کی دعوت دے رہی ہے یعنی عاد‘ ثمود‘ اصحاب مدین اور کلدانی قومیں جو زبردست اقتدار کے ساتھ آئیں‘ ترقی اور نئے نئے ایجادات کے ساتھ آئیں‘ لیکن جبکہ ان کے وسیع طاقت کے گھمنڈ نے متاع دنیا کی بغض پرور طلب‘ حظوظ

نفسانی کی ہوسناک اور استماع خلاق کی مستقبلیانہ آواز پر انہیں اوندھا کر کے مست غرور و پندار کر دیا تو سنت جاریہ کے موافق قدرت کا وہی انقلابی پنجہ نمودار ہوا اور اس نے ان کے عروج و اقبال کو ایسا حرف غلط کی طرح مٹایا کہ آج سطح زمین پر کوئی نقش قدم بھی ان کا پتہ دینے والا نہیں۔

"کیا تم کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں؟ یا ان کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں؟" (القرآن)

پس اس کاروانسرائے انقلاب میں تمکین و قرار کے کتنے ہی مسافر یکے بعد دیگرے آئے اور اپنی اپنی باری سے تخت اقبال پر متمکن ہوئے، پھر آخر کار انقلاب کی آویزش سے اپنی اجل معلوم پوری کی اور دوسرے کے لئے جگہ خالی کر گئے۔

یکے ہمی رود و دیگر ہمی آید

"وتلک الایام نداولھا بین الناس." (القرآن)

ترجمہ: "اور ہم ان ایام کو لوگوں کے درمیان میں ادلتے بدلتے رہا کرتے ہیں۔"

اسلامی قوم کا انقلاب صحت و مرض:

آج بھی اس قانون انقلاب کا تماشا دیکھو اور دیدۂ اعتبار سے دیکھو کہ اس جلیل القدر اور خیر الامم (اسلامی امت) پر ایک وہ زمانہ بھی آچکا ہے جب کہ اس کا ایک ایک فرد سعادت و برکات کی زندہ تصویر اور خودداری و وقار کی زندہ یادگار تھا۔ دنیا میں ان کی مثالیں ہاتھ نہ لگتی تھیں، اس لئے وہ اپنی مثال خود ہی تھے۔ قومیں ان سے لرزتی تھیں، تاج و تخت کے مالک ان سے تھرتھراتے اور ان کے نام سے بڑے بڑے مغرور دماغ ڈھیلے پڑ جاتے تھے، اس لئے کہ قوت و شوکت ان کے قوموں میں تھی اقبال ان کے آگے آگے تھا اور وہ ناکامی و تنزل کو پس پشت پھینکتے ہوئے فوز و فلاح کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن آہ کہ آج اسی درخشاں قوم کے افراد ہم جیسے تاریک دل ناکام تمنا اور محروم اقبال انسان ہیں۔ وہ انسان کہ انسانیت ان سے شرما رہی ہے اور مکارم اخلاق کو ان سے بدلگ رہا ہے:

'ابتدا وہ تھی انتہا یہ ہے'

ماضی کے سامنے مستقبل کو شرمانا پڑ رہا ہے، آہ کہ جو بزم ہمیشہ بادہ بجام رہتی ہے، آج آتش بجام نظر آرہی ہے۔

درمجلسے کہ یاراں شرب مدام کردند
چوں نوبت بما شد آتش بجام کردند

امت اسلامیہ کے سر پر ایک مبارک عہد نے اپنا ظل ہمایونی ڈالا تو وہ اتنی خوددار اور باجبروت ہوئی کہ اس کی حیرت انگیز طاقت نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے۔ عالم کی حکمرانیوں کے نقشے بدل دیئے اور دنیا کی کایا پلٹ دی اور اسی قوم پر جب کہ اس نامبارک قرن نے اپنا سایہ ڈالا تو وہ اتنی بے وزن اور محروم وقار ہو گئی کہ آج دنیا نے مل کر اس کا نقشہ بدل دیا اور اقوام عالم نے خود اس کی کایا پلٹ دی:

"اسی کے ہاتھ میں میزان ہے کسی قوم کو اس میزان کے ذریعہ بلند فرما دیتا ہے اور کسی کو پست۔"

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

اس زبردست قوم کا ماضی و حال ہمارے سامنے یعنی ایک طرف تو وہ قدیم سکون و طمانیت کی شفاف فضاء میں برکت و سعادت کی سب سے بلند سطح اور جاہ و جلال کے سب سے ارفع مناظر ہمارے سامنے ہیں، جن کو تاریخ نے ماضی قریب ہی میں اس قوم کی طرف منسوب کیا ہے اور دوسری طرف ہلاکتوں کے لگاتار طوفان، تباہی کے پیالے جھکولے اور اضطراب کے غیر مختتم فتنے بھی ہمارے پیش نظر ہیں جو حال میں اس قوم پر ہجوم کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے تحیر و استعجاب کی اس وقت کوئی حد باقی نہیں رہتی، جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بلند پرواز ترقی پذیر اور طوفان کی طرح بڑھنے والی قوم کو زمانہ کی جفا کاری کس سرعت کے ساتھ پستی کی طرف کھینچ دیتی ہے اور کس طرح ایک شدید القویٰ صحیح المزاج اور دنیا کی تمام اقوام سے زیادہ تندرست قوم بتدریج کچھ ایسے ضعف و نقاہت، فساد و مزاج اور گوناگوں امراض کے بھنور میں گھر جاتی ہے کہ اس کے آخر کو اس کے اول سے نسبت ہی نہیں۔ امت کے یہ دونوں متضاد دور ہمارے سامنے ہیں، اور ہم اس ہمہ حیرت انقلاب ترقی و تنزل، ارتقاء و انحطاط، رفعت و پستی اور سربلندی و نگونساری کے متضاد مدارج پر اس لئے غور کر رہے ہیں کہ ان کے اسباب و علل کے متعلق کوئی صحیح اور روشن رائے قائم کریں۔

قوم کے مرض کی تشخیص:

تفتیش اسباب کے میدان میں اتر کر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک ہم ہی نہیں، بلکہ امت کے سینکڑوں قابل اور منفرد دماغ اسی تگ و دو اور سراغ رسانی اسباب میں اپنی پوری ہمت و طاقت کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور محققوں کی کثرت سے اس پیش پا افتادہ قوم کی مثال بعینہٖ اس مریض کی سی ہو گئی ہے جس کے ہر بن مو میں مرض سرایت کر چکا ہے۔ گوشت پوست اور ہڈیاں تک سوکھ گئیں ہیں۔ رنگ

زعفرانی ہے قوی معطل اور ہاتھ پیر جواب دے چکے ہیں قوم کے ہونہار طبیب اور ماہر ڈاکٹر بالین قوم پر جمع ہیں تاکہ مرض اور اس کے حقیقی اسباب کی تشخیص کریں اور پھر ازالہ اسباب کے ذریعے استیصال مرض کی تدابیر عمل میں لائیں۔

ہر ایک نے اپنے اصول فکر اور پروانہ عقل کے مطابق اسباب مرض کو سمجھا اور علاج تجویز کیا۔ کسی نے قوم کا حقیقی مرض تنگدستی و افلاس کو سمجھا' اس لئے اس نے تجویز کیا کہ قوم کو دولت مند بننا چاہئے اور دولت کی فراہمی کے ذرائع تجارت حتیٰ کہ سودی لین دین اور ربوی بینک بے دریغ استعمال کرنے چاہئیں۔ کسی نے کہا کہ اصل مرض جہالت ہے اور اس کی دوا کالجوں اور اسکولوں کی چہار دیواری میں مل سکتی ہے۔ کسی نے کہا کہ اس کی بیماری غلامی ہے جب تک کہ غلامی کی زنجیریں توڑ کر شوکت و رفعت اور حریت و آقائی کا تاج اس کے سر پر نہ رکھ دیا جائے' قوم نہیں پنپ سکتی' کسی نے بتلایا کہ اس کی صحت کو نفاق و شقاق کے جراثیم نے کھو دیا ہے' جب تک کہ قوم میں اتحاد کی لہر نہ دوڑا دی جائے مریض کے چہرے پر کبھی صحت کی بشاشت نمایاں نہیں ہو سکتی' کسی نے کہا کہ اس کے ایوان صحت کو بیکاری نے ویران کر دیا اور اس میں تشویش و تشتت افکار کا ضعف پیدا کر دیا ہے' جب تک کہ صنعت و حرفت اور دوسرے کار آمد مشغلوں سے اس کی تعمیر نہ ہوگی قوم کی گئی ہوئی جمعیت اور یکسوئی (جو صحت کے اساس ہے) کو واپس نہیں آسکتی۔

بہر حال ہر ایک بہی خواہ نے دردمندانہ طریق پر اپنے جذبات اصلاح کو سامنے رکھ کر تشخیص مرض اور تجویز علاج کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی' لیکن حقیقت یہ ہے کہ حقیقت تک ان میں سے کوئی بھی نہ پہنچ سکا۔ ان ظاہر بین اور سطح نظر اطباء کی نگاہیں مرض کے صرف ظاہری اسباب میں الجھ کر رہ گئیں اور اسباب کی تہ یا علت العلل تک ان کی رسائی نہ ہوئی' وہ یہ تو دیکھ سکے کہ قوم میں پستی کے نمایاں اسباب افلاس' غلامی' جہالت' نفاق اور انہی کے ہم معنی اور بہت سے الفاظ ہیں لیکن اس طرف ان کا پیک عقل نہ دوڑ سکا کہ یہ اسباب کی تہ میں وہ کون سا اندرونی سبب ہے جو مخفی طور پر اس قسم کے مہلک اسباب کی نمائش کر رہا ہے؟

مانا کہ افلاس پستی کا سبب ہے لیکن پھر افلاس کا کیا سبب ہے اور کیوں پیدا ہوا؟ یہ بھی تسلیم کہ غلامی قومیت کے لئے مخرب ہے لیکن آخر غلامی کس سبب کی بدولت ان کے آقائی میں گھس آئی؟ سب جانتے ہیں کہ جہل و نفاق اسباب ذلت و مسکنت ہیں لیکن پھر کس راہ سے یہ مہلک نفاق و جہل قوم میں دخیل ہو گئے؟ یہ بھی صحیح کہ بیکاری تشویش و تشتت اور پراگندگی کا سبب ہے' لیکن آخر بیکاری نے ان کے کار آمد اشغال کی جگہ کیوں سنبھال لی؟ پس جب کہ ان تمام اطباء میں سے کسی کا دماغ بھی اس اندرونی اور مخفی دشمن کا پتہ نہ لگا سکا جو ان تمام اسباب ہلاکت کی جڑ اور سبب الاسباب ہے تو ضروری ہے کہ ان کی تشخیص ہی پایہ اعتبار تک نہ پہنچ سکی' چہ جائے کہ ان کی تجویز علاج قابل عمل ہو اور جبکہ تشخیص و تجویز دونوں ہی مخدوش ہوں تو ایسے مطب سے کس طرح شفا یابی مریض کی توقع باندھی جا سکتی ہے' یہی وجہ ہے کہ مریض روز بروز بقا سے دور اور فنا سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔

پس جب کہ ان اطباء ظاہر کی تمام تدابیر بے سود ثابت ہوتی رہیں تو آؤ سب مل کر ان باطنی اطباء کی طرف رجوع کریں جو امراض کے مخفی اور تحتانی اسباب پر براہ راست حضرت مسبب الاسباب جل مجدہ' کی طرف سے مطلع ہو کر تمام پیچیدہ امراض کے حقیقی بواعث کا نہایت سہولت سے پتہ لگا لیتے ہیں اور جن کے کامیاب علاجوں سے کتنی ہی مردہ اقوام نے دوبارہ جنم لیا اور زندگی سے متمتع ہونے لگیں' پھر ان میں سے بھی بالخصوص اس سرخیل اطباء روحانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب مطب کی دہلیز پر سر انقیاد خم کر دیں' جن کے تیر بہدف علاج نے عرب کی اس جاہلیت زدہ قوم کو زندہ کر دیا تھا جو جہالت و افلاس' نفاق و شقاق اور غلامی نفوس کے انتہائی سے انتہائی درجہ میں پھنس رہی تھی نہ وہ خدا ہی کی رہی تھی نہ مخلوق ہی کی' نہ اس نے ایمان ہی باقی رکھا تھا نہ شائستہ عمل ہی۔ جو اپنی بداخلاقیوں اور بدعہدیوں کی بدولت اپنوں کو غیر اور غیروں کو دشمن بنا چکی تھی جو انتہائی جہالت و سفاہت' نفاق و شقاق' بدکاری و بد وضعی کے سبب اپنی علمی و عملی' مادی و روحانی اور منزلی و مدنی زندگی تباہ کر چکی اور انسانوں کی صفوں سے نکل کر ڈھوروں کے گلہ میں جا ملی تھی' اس وقت اسی مقدس طبیب نے اپنے پر تاثیر معالجوں سے اس ڈوبتی ہوئی قوم کو جہاز طوفان ہلاکت سے نکال کر ساحل مراد پر پہنچایا اور اس کی مرضیلی کثافتوں کا تنقیہ کر کے اسے صحت و قوت کی سطح پر لا کھڑا کیا۔

تجویز علاج:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی معالجہ میں تم اس پر غور کرو کہ آپ نے مبعوث ہوتے ہی جب ان بیمار انسانوں سے معالجانہ خطاب فرمایا تو نہ تو یہ کہا کہ لوگو! تم افلاس کی وجہ سے تباہی کے کنارے آ گئے۔ اس لئے تم دولت جمع کرو نہ آپ نے تشریف لاتے ہی فراہمی دولت کے لئے سودی

لیکن دین کے بینک قائم فرمائے نہ چند کالجوں' اسکولوں کا سنگ بنیاد نصب فرمایا' نہ پوسٹر اور اشتہارات دنیا شائع کرکے افواہی پروپیگنڈے کی بنیاد ڈالی' بلکہ ان تمام امراض کا ایک نہایت ہی مختصر اور دلپذیر علاج یہ بتلایا کہ لوگو! تم سب کے سب مریض ہو اور میں تم سے اور تمہارے سب اگلوں اور پچھلوں سے زیادہ تندرست انسان ہوں' پس تم میں سے جسے اپنی صحت واستقامت منظور ہے وہ مجھ جیسا ہونے کی سعی شروع کردے' میرے قول جیسا قول' میرے عمل جیسا عمل' میری عبادت جیسی عبادت اور میری عادت جیسی عادت بنائے گویا اپنی زندگی کو میری زندگی پر ڈھالنے کی کوشش کرے' پس جو بھی ظاہر و باطن میں جس قدر میرے مشابہ ہوتا جائے گا اتنی ہی اس کی ظاہر و باطن کی صحت ترقی کرتی جائے گی' کیونکہ میں عالم کے لئے ہر قسم کی روحانی تندرستیوں' جسمانی پاکبازیوں اور قلبی دانائیوں کا اسوۂ حسنہ اور خدا کے اخلاق وکمالات کا مجسم نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہوں' میرے نقش قدم پر چلنا ہی تمام امراض کا قرار واقعی استیصال ہے۔

آپ نے ان مریضوں کو یہ بھی بتلایا کہ میں تمہارے لئے ایک تیر بہدف نسخہ (قرآن) لایا ہوں جو شفاء لما فی الصدور ہے' لیکن اس کی ترکیب استعمال صرف میرے ہی قول وفعل سے معلوم ہوسکتی ہے' کیونکہ قرآن میں جو چیزیں علوم و معارف ہیں وہی چیزیں میری ذات میں آکر اخلاق و اعمال ہیں' جو بلند پایہ انسانیت کے احوال و کیفیات قرآن کی بلیغ معنویت میں مستور ہیں وہ میری روح پرور ہوکر واقعات ومشاہدات ہیں گویا خدا کا ایک قرآن علمی ہے جس کو میں وحی سے بولتا ہوں اور ایک قرآن عملی ہے اور وہ خود میں ہوں' پس میں قرآن کا مجسم تفسیر اور اس کا عملی حل ہوں' یعنی میں اور کتاب اللہ دو نہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں۔ کتاب الٰہی میں علوم کے رسوم دووالی ہیں اور مجھ میں ان علوم کے مناشی و اعمال اس لئے میرا کہا ہوا قرآن کا علم ہے' اور میرا کیا ہوا قرآن کا عمل "وکان خلقه القرآن" پس میں قرآنی علوم کا نمونہ عمل اور اسوۂ حسنہ دکھلانے کے لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ دنیا میرے عمل کو دیکھ کر قرآنی نسخوں کا استعمال سیکھ جائے۔

بہر حال قرآن جس طرح ایک جامع کتاب تھی' اسی طرح اس کے علوم کے لئے آپ کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جامع اعمال ذات تھی۔ چنانچہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس کی پاک اور مطلوب صورت آپ نے عملاً قائم کرکے نہ دکھلا دی ہو۔ صورت وسیرت' عادت وعبادت' آداب و اخلاق' تہذیب ومعاشرت' حب وبغض' دوستی ودشمنی' سفر وحضر' رزم وبزم' کھانا اور پینا' سونا اور جاگنا اور خلاصہ یہ کہ موت وحیات کے تمام اچھے اور معقول نمونے جو قرآنی اور علمی شکلوں میں سربستہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ان کی صورتیں قائم فرمادیں اور ہر ہر شعبہ زندگی کے متعلق بتلایا کہ اس کی یہ صورت اچھی ہے اور یہ بُری۔ یہ نقشۂ عمل بھدا ہے اور یہ خوشنما' یہ حسین ہے اور یہ قبیح۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جاہلیت زدہ مریضوں کے علاج یہی بتلایا کہ وہ اپنی زندگی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر منطبق کرلیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی کمالات الٰہی کا نمونہ ہونے کی وجہ سے تمام عالم کی زندگیوں کے صلاح وفساد اور صحت وسقم کا ایک حقیقی معیار ہے۔ قرآن نے ببانگ دہل اس دعویٰ کی تصدیق کی اور اعلان کردیا:

"تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔" (القرآن)

پس جونہی عرب کے وحشیوں نے اپنے علم و عمل کا رخ اس قبلہ علم وعمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیرا یعنی اپنے اعتقادات واعمال اور نیات وافعال کو آپ کی نیت وعمل پر منطبق کیا اور اس اسوۂ الٰہی اور نمونہ اخلاق ربانی پر پورے اترے دنوں میں ہی وہ دنیا کے علماء سے عالم تر' قویا سے قوی تر' مہذبوں سے فائق اور متمدنوں کے استاد بن گئے۔ الٰہیات میں وہ رشک حکماء کہلائے' علوم ذات وصفات میں عرفا مانے گئے' علم طبیعات وعقلیات میں رشک ارسطو و افلاطون تسلیم کئے گئے۔ علم و اخلاق' عبادات' علم معاش و معاد علم معاملات و سیاسیات میں غبطہ ارباب دانش پکارے گئے۔ ان کی بدولت ریگستان عرب کی تہذیب نے مشرق و مغرب کی شائستگی کو ماند کردیا۔ یہودی و عیسائی' ہندی وچینی اور تمام مذاہب کی ناتمام تہذیبیں خجل ہوکر آتش کدوں' بت خانوں' کلیسوں اور رہبانیت کے تنگ وتاریک زاویوں میں جا چھپیں۔ دنیا کے کتب خانے ٹٹولو اور تصانیف کے دفتروں کو کھنگھالو تو نظر آئے گا کہ جہاں بھی شائستگی کا کوئی ذرہ چمک رہا ہے وہ عربی ہی علوم کے آفتاب کی کوئی ہلکی تابش ہے اور پھر معلوم ہوگا کہ یا دنیا ان کے نام سے بک رہی ہے اور یا ان کی ریزہ چینی پر مجبور ہے' ادھر جبکہ انہوں نے اپنے اخلاق کو اس خدائی نمونہ کے اخلاق پر منطبق کیا تو ان کے مکارم اخلاق' شجاعت وسخاوت'

مروت و راستبازی' حلم و عفو' صداقت و دیانت' غناء و توکل اور ایفائے عہد وغیرہ اس درجہ پر پہنچے کہ دنیا کے گردن کشوں کو انہوں نے مسخر کرلیا۔ وہ ایسے محبوب خلائق بنے کہ دنیا ان کے پسینے کو اپنے خون سے تولنے لگی۔ ان کے اخلاقی و تمدنی اور اقتصادی کارنامے عالم کے آفاق پر اس طرح چھاگئے کہ عالم تسلیم و رضا ان کے قدموں پر آ پڑی۔

بہرحال اس اسوۂ حسنہ کے علمی عملی پیروی کا نتیجہ ہوا کہ وہ دور جو ان عریضان عالم کی بدولت دور جاہلیت کہا جاتا ہے۔ اب صحابہ کرامؓ کی اس متمدن اور عدول زندگی کی بدولت اس کا نام خیر القرون ہوا اور وہ دین و روحانیت اور عالم صداقت آمیز عزائم و اعمال کی خاطر سے دنیا کا زریں عہد اور تمام قرون سے فائق و برتر زمانہ بن گیا وہی تپ کہنہ کے مریض جن سے ملنا جلنا اور کروٹ بدلنا دشوار تھا' ایسے بھلے چنگے بنے کہ انہوں نے اپنی ایک جنبش سے کرۂ دنیا ہلا دیا اور عالم ہی کو کروٹ دے دی:

درفشانی نے تری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

اگر چشم فراست سے دیکھو تو عربی قوم کے زبردست انقلاب کا حاصل تمہیں یہ نظر آئے گا کہ ایک حال سے ان کو ہٹایا گیا اور ایک حال کی طرف ان کو پہنچایا گیا اور یقیناً جس حال سے ان کو ہٹایا گیا وہی ان کا مرض تھا ورنہ اس سے ہٹانے کی ضرورت نہ تھی اور جس حال کی طرف ان کو لایا گیا وہی حال ان کی شفا تھا ورنہ اس طرف لانے کی ضرورت نہ تھی اور کوئی شبہ نہیں کہ وہ حالت جو ان سے سلب کی گئی اصولی طور پر ان کا تشتت افکار و اعتقادات قلب و قالب کی آزادی اور کسی ایک اسوۂ ربانی کا پابند نہ ہونا تھا اور وہ حالت جو ان میں پیدا کی گئی وہ ان کا وہ تقید تھا جو اسوۂ الٰہی کے ساتھ وابستہ ہوگئے۔ پس جاہلیت کے اس مہلک مرض اور اس کے کامیاب علاج کو سامنے رکھ کر با آسانی یہ نتیجہ نکل آتا ہے کہ بسیط ارض پر کسی نمونہ ربانی کا علماً و عملاً پابند ہوجانا ہی سب سے بڑی روحانی صحت ہے اور اس سے انحراف کرکے بے قید زندگی بسر کرنا یا صرف اپنے من گھڑت اسوہ کے خیال و عمل کا پابند ہوجانا ہی سب سے بڑا روحانی مرض ہے۔

اس نتیجہ کو پیش نظر رکھ کر کہ اب ہمارے لئے یہ باور کرادینا کچھ دشوار نہ رہا کہ آج ہمارے امراض کے حقیقی اسباب میں سے نہ افلاس و غلامی ہے نہ جدل و خلاف اور جہالت و لاعلمی بلکہ ان تمام اسباب مہلکہ کا حقیقی سبب اور صرف ایک سبب یہی ہے کہ ہم میں پیروی نبوت کا داعیہ اور انقیاد رسالت کا جذبہ صادقہ باقی نہ رہا۔ ہماری صورتوں اور سیرتوں نے بجائے اتباع کے ابتداع کی راہ اختیار کرلی بجائے تقید مسلک کے آزادی رائے نے ہمارے قلب و دماغ پر قبضہ کرلیا اور پھر نہ صرف ذوق اتباع فنا ہوگیا بلکہ ہم اس کے دائرۂ تصور سے بھی نکل گئے' اور اسی لئے اسلام کے ابتدائی قرون کے برعکس آج ہم کو بے کسی و بے بسی بے وقعتی و بے وزنی شکستہ بالی و بدحالی نے ہر چہار طرف سے آگھیرا۔ پس جب کہ ہم میں قرون اولیٰ کی مثالیں نہ رہیں تو ان کے مبارک آثار بھی ہم سے محو ہوگئے۔

اگر زندہ دلی کی ان ہی جیسی یادگاریں آج بھی ہوتیں اور انہی جیسی حقیقت و ماہیت ان ہی جیسی صورت و سیرت اور شئون نبوت کے ساتھ ان ہی جیسی شیفتگی اس دور ابتلاء میں بھی پائی جاتی تو وہ تمام نتائج و ثمرات بھی قدرت رونما ہوجاتے جو ان سے کبھی ظہور پذیر ہوئے تھے' لیکن آج جبکہ وہ مثالیں مفقود ہیں تو وہ زریں کارنامے اور سطوت و شوکت کے سنہرے آثار بھی روپوش عدم ہیں جن کی توقع ایسی مثالوں سے باندھی جاسکتی۔ اگر پھر وہی چیز ہم بدبختوں کی طرف لوٹادی جائے جو کبھی ان سعید انسانوں میں پیدا کردی گئی تھی تو بلاشبہ ہماری وہی ترقیات پھر دوبارہ لوٹ سکتی ہیں' جنہوں نے ایک دفعہ ساری دنیا میں سنسنی پیدا کردی تھی اور عالم کو لرزا دیا تھا۔ اس لئے نتیجتاً کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی قوم کا تمام تر عروج و ارتقاء ان جیسا ہونے اور ان کی ظاہری و باطنی مشابہت پیدا کرنے میں پنہاں ہے اور جبکہ اسی مشابہت و پیروی اسوۂ حسنہ کی بدولت قرن اول کی اصلاح و فلاح اور عالمگیر سرداری دنیا پر قائم ہوئی تو پھر ضرور ہے کہ اس اتباع و پیروی کی بدولت آج بھی دنیا صلاح کا چہرہ دیکھ سکتی ہے ورنہ کچھ دور نہیں کہ امت پر پھر وہی دور جاہلیت عود کر آئے جس کا اس اتباع رسالت کے دور سے پہلے دور دورہ تھا۔ العیاذ باللہ

امام مالکؒ نے خوب فرمایا ہے:

''اس امت کا آخری حصہ بھی اسی چیز سے اصلاح پاسکتا ہے جس چیز سے اس کے اول حصہ نے اصلاح پائی۔''

پس ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے حسن و قبح یا شوکت و پستی کا واحد معیار ایک یہی نبوت کا اسوۂ حسنہ نکل آیا اور تمام کھلے اور چھپے ہوئے امراض کا واحد اور موثر علاج اگر ہے تو صرف یہی کہ ہم بجائے آگے بڑھنے کے چودہ صدی پیچھے ہٹ کر اس اتباع اسوۂ کا ربقہ اپنے گلے میں ڈال لیں اور ابتداع کو چھوڑ کر اتباع اختیار کرلیں قرآن کریم نے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اسی اسوۂ حسنہ کی پیروی کا فرمان ان پرشوکت الفاظ میں صادر فرمایا:

''تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے ڈرتا ہے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔'' (القرآن)

دوسری جگہ حکما کہا کہ رسول کے لئے ہوئے علمی و عملی نمونوں کو قبول کرو:

''رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں رک جایا کرو۔'' (القرآن)

پھر خود صاحب اسوہ (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

''بعد الحمد والصلوٰۃ بہترین علم اللہ کی کتاب ہے اور بہترین خصلت (عمل) خصلت محمدی ہے اور بدترین امور نئی نئی بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (الحدیث)

دوسری جگہ فرمایا:

''جس نے میری سنت کا تحفظ کیا خدا تعالیٰ چار باتوں سے اس کی تکریم فرمائیں گے پاک بازوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیں گے اور بدکاروں کے دلوں میں ہیبت' رزق کو فراخ کردیں گے اور دین میں پختگی نصیب فرمائیں گے۔'' (الحدیث)

امام زہریؒ نے فرمایا:

''سنت کا دامن سنبھالنا نجات ہے۔''

امام مالکؒ نے فرمایا:

''سنت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا بچ گیا اور جو اس میں نہ آیا غرق ہوا۔''

پھر اس اتباع اسوہ سے انحراف کرنے پر قرآن نے دنیا کے فتنوں اور آخرت کے عذاب الیم سے ڈرایا ہے:

''سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں' ان کو اس سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہوجائے۔'' (القرآن)

کہیں شقاق رسول اور عامۂ مسلمین کی راہ سے الگ ہوجانے پر جہنم کی دھمکی دی:

''جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہوچکا تھا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ ہولیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی۔'' (القرآن)

کہیں دھمکایا کہ تحکیمات نبوت سے دل تنگ ہونے پر ایمان ہی باقی نہیں رہ سکتا:

''پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے' جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرادیں پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔'' (القرآن)

اور کہیں فیصلہ سنایا کہ کسی کام میں حکم خدا اور رسول آجانے کے بعد کسی کا اپنا اختیار اس کام میں باقی نہیں رہ سکتا:

''اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں کہ جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں کہ ان کو اس کام میں کوئی اختیار رہے۔'' (القرآن)

اور آخر میں قرآن کے مصدق اول حضرت صادق مصدوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی یہ بلیغ اور جامع شرح فرمادی:

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ اس کی خواہشات میرے لئے ہوئے احکام کے تابع نہ ہوجائیں۔'' (الحدیث)

پس جب کہ اسلامی زندگی کے تمام پہلوؤں کی صحت وسقم کا معیار صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ٹھہرگئی تو اب تم تہذیب وتمدن کا اچھے سے اچھا نمونہ لے آؤ۔ عبادت وریاضت اور نفس کشی کی سخت سے سخت مثالیں پیش کرو اور اخلاق ومعاشرت کی بے حد خوش آئند صورتیں دکھلاؤ لیکن اگر وہ اس ربانی نمونہ پر منطبق نہ ہوں جو تمہارے لئے بھیجا گیا اسی اسوہ کے مشابہ نہ ہوں جو کامل بنا کر اتارا گیا تو ناممکن ہے کہ وہ قبولیت کا شرف پاسکیں یا بارگاہ الٰہی تک پہنچ سکیں۔

بہرحال مقبولیت صرف انہی اوضاع واطوار' احوال وکیفیات میں دستیاب ہوسکتی ہے' جن کو آپ اپنی ذات اقدس میں لے کر شرف افزائے عالم ہوئے اور اس کے سوا ہر راہ خطرناک اور ہر طریق ہلاکت انگیز ہے۔

☆☆............☆☆

مولانا محمد علی جالندھریؒ کا یادگار مناظرہ

عظیم مبلغ کی عظیم باتیں

ابوالقاسم محمد عبدالرشید

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بدنام زمانہ قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اس قصبہ میں بھیجا گیا تھا۔ قصبہ میں پہنچتے ہی اس نے حجاموں کی دکانوں' ہوٹلوں' آڑھت گاہوں اور دیگر پبلک مقامات پر بیٹھنا شروع کردیا' وہ جہاں چار آدمی اکٹھے دیکھتا قادیانیت کی بحث شروع کردیتا' کسی قادیانی لڑکے کو بھیج کر اسکول وکالج کے طلباء میں قادیانی لٹریچر تقسیم کرادیتا' لوگ اس کی تخریبی کارروائیوں سے بہت تنگ تھے۔ اکادکا مسلمان اس کی بحث میں دلچسپی بھی لینے لگے' وہ جگہ جگہ مسلمانوں سے مناظرہ بھی کرتا پھرتا۔ جس سے یہ تشویش پیدا ہوئی کہ کہیں اس علاقے میں ارتداد نہ پھیل جائے' قصبہ کے چند حساس لوگوں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ اس قادیانی مبلغ سے ایک فیصلہ کن مناظرہ کے لئے مناظر اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ کو بلایا جائے۔ جس میں قادیانی اور قادیانی مبلغ کو ایک عبرتناک اور رسوا کن شکست دی جائے تاکہ اس علاقے کے مسلمان قادیانیت اور قادیانی مبلغ جیسی لعنتوں سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔ چنانچہ دو آدمیوں کا وفد فوری طور پر مولانا محمد علی جالندھریؒ کو لینے کے لئے ملتان بھیج دیا گیا۔ دو دن بعد مناظر اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ قصبہ میں تشریف لا چکے تھے۔ اگلے دن نماز عصر کے بعد مناظرہ اسلام کا اعلان ہوگیا۔ قصبہ کے کھیل کے میدان میں ایک اسٹیج لگادیا گیا۔ مناظرۂ اسلام کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے قصبے میں اور اردگرد دیہاتوں میں پھیل چکی تھی اور لوگ جوق در جوق مناظرہ سننے کے لئے آرہے تھے۔ عصر کی نماز کے وقت میدان میں دور دور تک سر ہی سر نظر آتے تھے۔ عصر کی نماز مولانا محمد علی جالندھریؒ کی امامت میں میدان میں ہی ادا کی گئی۔ نماز کے فوراً بعد اللہ دتہ جالندھری جوکہ قادیانی مربی تھا۔ قادیانیوں کی معیت میں مناظرے کے لئے آپہنچا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے قادیانیوں کی کتابوں کا صندوق جسے وہ ملتان سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ منگوا کر اسٹیج پر رکھ لیا۔ پاسبان ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ لچھے دار پیچ دار گفتگو نہ خود کروں گا اور نہ اپنے حریف کو کرنے دوں گا۔ سیدھی سادی اور دو ٹوک گفتگو ہوگی انہوں نے اللہ دتہ جالندھری کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر تم میرے چند سوالوں کے جواب دے دوگے تو میں تمہارے موقف کا قائل ہو جاؤں گا' انہوں نے پہلا سوال کرتے ہوئے کہا کہ نبی کا نام ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔ جیسے آدمؑ' نوحؑ' شیثؑ' یوسفؑ' دانیالؑ' ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' اسحاقؑ' موسیٰؑ' ہارونؑ' عیسیٰ علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... لیکن مرزا قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی یعنی مرکب کیوں ہے؟ اللہ دتہ جالندھری آئیں بائیں شائیں کرنے لگا' لیکن حاضرین نے اس کی کسی دلیل کو صحیح نہ مانا اور وہ زچ ہوکر پیچھے بیٹھ گیا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا دوسرا سوال کرتے ہوئے کہا کہ کسی نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا' جو اس کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرتا ہے' جبکہ مرزا قادیانی کے بہت سے استاد تھے' جن سے وہ سبق لیتا رہا اور کبھی کبھی سبق یاد نہ ہونے پر مرغا بھی بنتا رہا۔ اور استاد کے ہاتھوں اس کی پٹائی بھی ہوتی رہی۔ انہوں نے کہا نبی دنیا میں دنیا والوں کو علم سکھانے کے لئے آتا ہے۔ دنیا والوں سے علم سیکھنے کے لئے نہیں آتا۔ ہر نبی اپنے وقت میں علم کے اونچے درجے پر فائز ہوتا ہے۔ انہوں نے اللہ دتہ جالندھری کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر تاریخ انبیاء میں کسی کا استاد ہو تو بتاؤ' ورنہ ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہارے مرزا کے استاد کیوں تھے؟؟ اس سوال پر اللہ دتہ جالندھری صرف بغلیں جھانک کر ہی رہ گیا اور لوگوں نے اس پر کذاب' کذاب کے آوازے کسے مولانا محمد علی جالندھریؒ نے تیسرا سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہر نبی اپنے وقت میں سب سے حسین ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان نبی کے حسن و جمال کا ہمسر نہیں ہوسکتا۔ اللہ دتہ جالندھریؒ نے فوراً اس بات کی تائید کی جس پر مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنے صندوق سے مرزا قادیانی کی درجنوں تصویریں نکال کر حاضرین میں تقسیم کردیں

اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ یہ رہی مرزا قادیانی کی تصویر اور اپنی گرجدار آواز میں کہا کہ دعوے سے کہتا ہوں کہ اس مجمع کا ہر انسان مرزا قادیانی سے خوبصورت ہے۔ جس پر لوگوں نے بھرپور تائید سے جواب دیا بے شک بے شک پھر مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنے روئے سخن اللہ دتہ جالندھری کی طرف پھیرتے ہوئے کہا اللہ دتہ! اللہ پاک کو حاضر ناظر جان کر بتا کہ کیا تو اس سے خوبصورت نہیں اور یقیناً تو خوبصورت تو ہے۔ تو پھر یہ تیرا نبی کیسے؟ اللہ دتہ جالندھری پر اوس پڑ گئی اور وہ سردی میں ٹھٹھرے ہوئے سانپ کی طرح پتھر بن گیا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چوتھا سوال کرتے ہوئے اللہ دتہ جالندھری سے کہا بتاؤ مرزا قادیانی کی ذات کیا تھی؟ اللہ دتہ جالندھریؒ نے جھٹ جواب دیا ”مغل“ مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنے شکار کو اپنے پھندے میں پھانس چکے تھے۔ انہوں نے فوراً قادیانی کتابوں میں سے حوالہ جات عوام کو دکھانے شروع کئے۔ انہوں نے کہا کہ دیکھئے مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (کتاب البریہ کے صفحہ ۱۳۴) پر اپنی قومیت برلاس (مغل) لکھی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر لکھتا ہے میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباؤ اولین فارسی تھے۔ اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھتا ہے: ”میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی“ اپنی تصنیف ”تحفہ گولڑویہ“ کے صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے: ”میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب آتے تھے“ اپنی کتاب نزول مسیح کے صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے: بنی فاطمہ سے ہوں‘ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ پھر ہندو ہونے کا اعلان کرتا ہے‘ کرشن میں ہی ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۸۱) پھر سکھ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ امین الملک جے سنگھ بہادر (تذکرہ ص ۴۲۷) پھر انہوں نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کیا آپ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص دیکھا ہے‘ جس کی اتنی ذاتیں ہوں جو شخص اپنی ذات کے بارے میں اتنے جھوٹ بول سکتا ہے‘ وہ اپنی شخصیت کے بارے میں کتنے جھوٹ بولتا ہوگا۔ اور اتنے جھوٹے شخص کو نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی کوئی شرم نہ آئی؟ مولانا کے تابڑ توڑ حملوں سے اللہ دتہ اسٹیج پر ساکت و جامد بیٹھا تھا۔ جیسے اس کے منہ میں زبان نہ ہو۔ جیسے اس میں بولنے کی سکت نہ ہو۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا پانچواں سوال کرتے ہوئے کہا: نبی شریف آدمی ہوتا ہے‘ وہ شرم و حیاء اور شرافت کا پیکر ہوتا ہے۔ اس کی گفتگو اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔ اس کے منہ سے نکلے ہوئے جملے الفاظ چراغ بن کر معاشرے میں ایمان کی روشنی پھیلاتے ہیں۔ ان کے منہ سے نکلے ہوئے جملے بادِ خوشبو بن کر دنیا کو معطر کرتے ہیں‘ کسی نبی کے منہ سے بے ہودہ اور لچر گفتگو کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کائنات کا نظام زیر و زبر ہوسکتا ہے‘ لیکن کسی نبی کے منہ سے گالی نہیں نکل سکتی۔ مولانا نے اللہ دتہ سے پوچھا کیوں بھئی یہ ٹھیک ہے؟ پھر مولانا نے حاضرین مناظرہ کو مخاطب کر کے کہا کہ مرزا قادیانی کے منہ سے ساری زندگی گالیوں کی برسات لگی رہی۔ اس نے وہ گالیاں بکی ہیں کہ ابھی تک انسانیت دم بخود ہے۔ حیاء سر پیٹ رہی ہے‘ شرافت منہ چھپائے بیٹھی ہے۔ اخلاق کا دامن تار تار ہے۔ پھر مولانا محمد علی جالندھریؒ نے عقاب کی پھرتی سے صندوق میں ہاتھ ڈالا اور مرزا قادیانی کی بہت سی کتابیں نکال کر اسٹیج پر رکھ لیں اور عوام کو مرزا قادیانی کی گالیوں کے حوالے سنانے شروع کئے مجمع سے بار بار لعنت‘ لعنت کی صدا بلند ہوتی‘ مولانا نے قادیانی کتب سے جو حوالے پیش کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆......”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف و گزاف مارتے ہیں‘ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ‘ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“ (حیات احمد جلد اول نمبر ۳ ص ۳۵)

☆......”آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے‘ سمجھنے والے سمجھ لیں۔“ (چشمہ معرفت ص ۱۱۶)

☆......”خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴)

☆......”سعد اللہ لدھیانوی بے وقوف نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴)

☆......”ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگادی ہے‘ وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

☆......”عبدالحق کو پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا‘ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷)

پھر مولانا نے اللہ دتہ کی طرف پلٹتے ہوئے اس سے جواب مانگا تو وہ لبوں پر مہر سکوت لگائے بیٹھا تھا۔ مولانا کے پیہم حملوں نے اس سے قوت گویائی چھین لی تھی اس کے سر سے دماغ نوچ لیا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہاں پر اللہ دتہ نہیں‘ اللہ دتہ کا بت پڑا ہو‘ اس کی مکمل خاموشی اس کی شکست کا اعلان کر رہی تھی‘ چند سیکنڈ کے توقف کے بعد فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر سے گونج اٹھی عوام فلک شگاف نعرے

لگا رہے تھے۔ حق جیت گیا باطل ہار گیا‘ مجاہدین ختم نبوت سرفراز ہوئے کفر سرنگوں ہوا اسلام کا بول بالا ہوا‘ قادیانیت کا منہ کالا ہوا۔ مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے اور وجد و کیف میں مسلمانوں نے وہ نعرہ بازی کی کہ سارا قصبہ گونج اٹھا‘ ادھر اللہ دتہ جالندھری کو قادیانی لئے ہوئے یوں چلے جا رہے تھے جیسے اللہ دتہ کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ فاتح قادیانیت مولانا محمد علی جالندھریؒ جب اگلے دن قصبہ سے ملتان روانہ ہونے لگے تو لوگ انتہائی عقیدت و محبت سے مولانا کو اسٹیشن تک چھوڑنے کے لئے آئے اور مولانا کو رخصت کیا رخصت کرتے وقت ان کی آنکھوں میں سے آنسو امڈ آئے‘ گارڈ نے سٹی بجائی اور مولانا گاڑی میں سوار ہوگئے۔ جب مولانا گاڑی میں سوار ہو رہے تھے تو اچانک ان کی نظر اللہ دتہ پر پڑی‘ جو اس گاڑی میں ان سے اگلے ڈبے میں سوار ہو رہا تھا۔ گاڑی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئی۔ اسٹیشن پر کھڑے لوگوں نے پرنم آنکھوں سے اپنے محسن کو الوداع کہا۔ تقریباً بیس منٹ کی مسافت کے بعد جب گاڑی اگلے اسٹیشن پر رکی تو مولانا اپنے ڈبے سے اترے اور اگلے ڈبے میں اللہ دتہ کے پاس چلے گئے اور اس کے ساتھ خالی نشست پر بیٹھ گئے‘ اللہ دتہ چونک اٹھا‘ مولانا نے اس سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں‘ میں تم سے ایک نہایت ہی ضروری بات کرنے آیا ہوں۔ اس وقت ہماری گفتگو تیرے اور میرے سوا کوئی نہیں سن رہا‘ اللہ دتہ تم ایک پڑھے لکھے اور سمجھ داری آدمی ہو‘ خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور جہنم کی آگ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر بتاتا گیا:

مولانا: مرزا قادیانی اللہ کا نبی تھا؟

اللہ دتہ: نہیں۔

مولانا: کیا وہ مسیح موعود تھا؟

اللہ دتہ: نہیں۔

مولانا: کیا وہ امام مہدی تھا؟

اللہ دتہ: نہیں۔

مولانا: کیا اس پر وحی اترتی تھی؟

اللہ دتہ: نہیں (ہنس کر)۔

مولانا: کیا اس کی بیوی ام المومنین اور کیا اس کے ساتھی صحابہ تھے؟

اللہ دتہ: نہیں۔

مولانا: کیا موجودہ قادیانی خلافت کا اسلام سے کوئی تعلق ہے؟

اللہ دتہ: نہیں۔

مولانا: تو پھر تم کیوں قادیانیت کے پیروکار اور کیوں اللہ کی مخلوق کو گمراہ کر رہے ہو؟

اللہ دتہ: مولانا مجھے اس کے پانچ ہزار روپیہ ماہوار ملتے ہیں...... آپ مجھے دس ہزار دے دیں میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ اللہ دتہ نے ایک زوردار شیطانی قہقہ لگاتے ہوئے کہا اور مولانا محمد علی جالندھریؒ انگشت بدنداں رہ گئے۔

☆☆..........☆☆

زندگی کب اچھی ہوگی؟

زندگی لاکھ پیاری سہی لیکن ایسی زندگی جس سے موت بھی شرمائے بھلا کس کام کی ہے؟ مجھے ایک مفکر کا قول یاد آرہا ہے کہ میں حیران اس بات پر نہیں کہ لوگ کیسی کیسی حالتوں میں مرجاتے ہیں‘ میں حیران اس بات پر ہوں کہ کیسی کیسی حالتوں میں زندہ رہتے ہیں‘ مسلمانو! اپنی حالت پر رحم کرو۔ (شہید بالاکوٹ)

بقیہ: حضرت بنوری کی کاوشیں

بنوریؒ کو معلوم ہوا تو آپ نے سعودیہ کے کونسل خانے کو فون کیا‘ صورت حال بتائی پتہ چلا کہ جہاز روانہ ہو چکا ہے فوراً جدہ فون کیا گیا۔ جب جدہ جہاز نے لینڈ کیا تو جہاز کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا اور مرزائی کو گرفتار کر کے دوسرے جہاز پر واپس پاکستان بھیج دیا۔

سعودی عرب کا یہ قانون ہے کہ غیر مسلم کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں‘ جبکہ یہ قانون شرعاً بھی ضروری اور درست ہے۔ حضرت بنوریؒ کی کوششوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی پیہم سے بالآخر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں اس مسئلہ کے سد باب کے لئے کہ قادیانی حرمین شریفین میں نہ جاسکیں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔ چونکہ عموماً مرزائیوں کے نام مسلمانوں کے نام سے ملتے جلتے ہیں اور مسلمانوں کے بھیس میں حرمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اس خانہ کے اضافہ کے بعد قادیانیوں کا حرمین میں جانا تقریباً ناممکن ہوگیا‘ حال ہی میں قریباً پچیس سال سے آئین پاکستان کے تحت پاسپورٹ میں جس مذہب کے خانے کا اضافہ چلا آرہا تھا‘ اس خانے کو جدید مشینی پاسپورٹ بناتے وقت ختم کر دیا گیا‘ اور اس نئے پاسپورٹ کی وجہ سے قادیانی دوبارہ مقامات مقدسہ کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے حرمین پہنچ سکتے ہیں کیونکہ علامت امتیاز و شناخت یعنی (مذہب کا خانہ) پاسپورٹ سے ختم کر دی گئی ہے۔ حکمرانوں کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو فوراً دوبارہ بحال کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور دارین میں سرخرو ہوں۔ ☆☆

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج اور حضرت بنوریؒ کی کاوشیں

مفتی محمد راشد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات کثیراً

”یا ایھا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا۔“ (سورۂ توبہ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کو ان کے نجس اور گندے عقائد کی بنا پر نجس قرار دیا ہے اور اس نجاست کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے وجود کو مساجد سے دور رکھا جائے۔ ایمان بلاشبہ عطر و مشک ہے لیکن اگر گندگی اور نجاست کے ساتھ اختلاط ہو جائے تو کچھ دیر بعد وہ عطر، عطر نہ رہے گا بلکہ وہ عطر بھی بدبودار اور گندہ ہو جائے گا جبکہ کفار و مشرکین سرتا پا نجاست ہی نجاست ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں صراحتاً یہ حکم دیا گیا ہے کہ یہ ناپاک اور نجس لوگ مسجد حرام نہ جائیں بلکہ قریب بھی نہ آنے پائیں۔ یہ خطہ نہایت معطر اور مطہر ہے کفر و شرک کی نجاستوں سے اس کی تطہیر واجب ہے۔

نیز اس خطہ میں ہر وقت طواف کرنے والوں کا ہجوم رہتا ہے، ان کفار و مشرکین کی حاضری سے اندیشہ ہے کہ ان کے باطنی نجاست اہل ایمان کے انوار کو مکدر نہ کر دے، اور جہاں ہر وقت ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، ان مشرکین و کفار کی موجودگی میں ان کی ”نجاست“ کی بو سے انہیں تکلیف ہو گی۔

جمہور علمائے کرام کے نزدیک آیت مبارکہ میں نجاست سے مراد نجاست اعتقادی ہے۔ عموماً مسجد حرام کا لفظ اس جگہ کے لئے بولا جاتا ہے جو بیت اللہ کے گرد چہار دیواری قائم ہے لیکن قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں بعض اوقات یہ لفظ پورے حرم مکہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ واقعہ معراج میں من المسجد الحرام سے مراد بالاتفاق یہی معنی مراد لئے گئے ہیں کیونکہ واقعہ معراج معروف مسجد حرام سے نہیں بلکہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان سے ہوا تھا، پس معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ میں مسجد حرام سے مراد پورا حرم ہی ہے۔ یہ آیت مبارکہ ۹ ہجری میں نازل ہوئی تب سے مسجد حرام میں مشرکین و کفار کا داخلہ ممنوع ہے۔

نیز جیسا کہ واضح ہوا کہ حرم سے فقط مسجد حرام ہی نہیں بلکہ پورا حرم مراد ہے، اس لئے صرف مسجد حرام ہی سے نہیں بلکہ پورے حرم میں کفار و مشرکین کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔

مزید وضاحت یہ کہ کفار و مشرکین کا عام مساجد میں بلاضرورت شدیدہ داخلہ ممنوع ہے چہ جائیکہ حرم محترم!

قاضی ابوبکر ابن العربیؒ اس آیت مبارکہ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

”پس اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کر دیا اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہیں اور چونکہ مسجد کو ہر نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے، اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اس کو پاک رکھا جائے گا اور یہ سب کچھ ظاہر ہے جس میں ذرا بھی خفا نہیں۔“

(احکام القرآن ص ۹۰۲ ج ۲)

امام محی السنہ بغویؒ معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”ایک حرم مکہ پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں، خواہ کسی اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔“

(تفسیر بغوی ص ۲۷۳ ج ۳)

واضح رہے کہ آیت میں مفسرین کرام نے مشرکین اور کفار کو حکم عدم دخول میں برابر قرار دیا ہے' کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔ مزید یہ کہ جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدۂ کفر رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو' اسلام کی اصطلاح میں اس کو زندیق اور منافق کہا جاتا ہے' اور منافقین کے بارے میں اسلام کا یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! اٹھ یہاں سے نکل جا کیونکہ تو منافق ہے اور فلاں! تو بھی اٹھ نکل جا تو منافق ہے' اس طرح آپ علیہ السلام نے ایک ایک کا نام لے کر ۳۶ آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنے میں دیر ہوگئی تھی' چنانچہ وہ اس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز ہوچکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہوکر واپس جارہے ہیں' لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا ابھی نماز نہیں ہوئی مسلمان ابھی بیٹھے ہیں ایک شخص نے بڑی مسرت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمرؓ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آج منافقوں کو ذلیل و رسوا کردیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر بیک بینی و دوگوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔''

(تفسیر روح المعانی ص۱۱ ج۱۱)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو غیر مسلم فرقہ منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے' ان کو مسجدوں سے نکال دینا ہی سنت نبوی ہے۔ غرض کہ قرآن وسنت سے یہ بات واضح ہوئی کہ مساجد خصوصاً حرم مکہ میں کفار و مشرکین کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے۔ وجوہات ممانعت ابتدا میں واضح ہوچکیں۔ انہیں کفار کی صف میں بلکہ بدترین کفار میں قادیانیت سے موسوم لوگ ہیں کہ جو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کلمہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتے ہیں لیکن محمد سے مراد غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں' جس نے تقریباً ایک صدی قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا' اس کے متبعین کو قادیانی/ مرزائی کہا جاتا ہے اور قادیانی اپنے آپ کو احمدی کہہ کر پکارتے ہیں۔ ۷/ستمبر۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان مرزائیوں کے نجس اور کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ جس وقت یہ قانون قومی اسمبلی سے پاس ہوا اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ولی کامل شیخ الحدیث جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ تھے آپ کی امارت میں اس عظیم الشان کامیابی کے بعد آپ اس مسئلہ کی متوجہ ہوئے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے حرمین شریفین جارہے تھے اور قرآن مجید کے واضح حکم ہے کہ ''حرم شریف میں کافر و مشرک داخل نہیں ہوسکتے بلکہ قریب بھی نہیں جاسکتے'' کی کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں اور حرمین کے تقدس کو پامال کررہے ہیں۔

امیر وقت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس سلسلہ میں سعودی عرب کے حکمران شاہ فیصل مرحوم سے ملنے کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے اور ان سے حجاز مقدس میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی کا ذکر کیا کہ پابندی کے باوجود بعض مرزائی پھر بھی سعودیہ آجاتے ہیں اور حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے تو اس پر صحیح عمل درآمد نہیں ہورہا۔ اس پر شاہ فیصل مرحوم نے کہا کہ مولانا کسی کے ماتھے پر تو نہیں لکھا ہوتا کہ یہ شخص قادیانی ہے؟ آپ اپنی پاکستانی حکومت سے کہیں کہ وہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کا اضافہ کردے پھر کوئی مرزائی حدود حرم میں داخل ہوں تو ہم مجرم ہیں' اس پر حضرت شیخ بنوریؒ اٹھ کھڑے ہوئے' گلوگیر لہجہ میں فرمایا: ''شاہ فیصل! میں آپ کو حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کا نگہبان سمجھ کر آیا تھا کہ مرزائی حضور علیہ السلام کے دشمن ہیں' آپ مجھے پاکستان کی حکومت کے دروازے پر جانے کو کہتے ہیں' اگر وہ میری بات مانتے تو میں آپ کے پاس کیوں آتا؟ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ شاہ فیصل مرحوم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور جھڑی لگ گئی۔ فرمایا: شیخ بنوری! میں آپ کی مشکلات سے آگاہ نہیں تھا' اگر یہ بات ہے تو آئندہ آپ اپنے لیٹر پیڈ پر جس شخص کے متعلق لکھ دیں گے کہ وہ قادیانی ہے تو وہ شخص ہمارے ہاں نہیں آسکے گا' اگر وزیر اعظم پاکستان لکھے کہ فلاں شخص مسلمان ہے اور آپ لکھیں کہ یہ قادیانی ہے تو میں آپ کی بات کو ترجیح دوں گا......! پھر اس پر عمل ہوا' ایک مرتبہ خلد رد حیدری پشاور کے ایک قادیانی نے حج کے لئے بحری جہاز سے درخواست دی' مسلمانوں کو پتہ چل گیا' اس کا فارم مسترد ہوگیا' اس قادیانی نے اپنا نام پتہ سب کچھ تبدیل کرکے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوایا اور روانہ ہوگیا۔ حضرت

باقی صفحہ 14 پر

گناہ کبیرہ کی تباہ کاریاں

ابوضیاء الرحمٰن ہزاروی

تحریر کے ذریعے سے غیبت:

غیبت لکھ کر بھی ہوسکتی ہے' کیونکہ کتابت بھی زبان کی طرح اظہار کا ایک اہم وسیلہ ہے۔ کوئی مصنف اپنی کتاب میں کسی متعین شخص کا نام لے کر ذکر کرے اور اس کے عیوب بتلائے تو یہ بھی غیبت میں داخل ہے۔

کیونکہ غیبت نام ہے کسی متعین شخص سے تعرض کرنے کا' خواہ وہ مردہ ہو یا زندہ اسی طرح یہ کہنا بھی غیبت ہے کہ وہ شخص جو آج ہمارے پاس سے گزر رہا تھا یا جسے ہم نے دیکھا تھا بشرطیکہ یہ حوالہ مخاطب کو شخص متعین سے واقف کرادے کیونکہ متعین شخص کا سمجھانا ہی ممنوع ہے' نہ کہ وہ بات جو سمجھائی جارہی ہے۔ چنانچہ اگر مخاطب اس حوالے سے یہ نہ سمجھے کہ متکلم کی مراد کس شخص سے ہے تو یہ غیبت نہیں ہے البتہ یہ کہنا کہ کچھ لوگ ایسا کہتے ہیں' بعض لوگ ایسا کرتے ہیں' غیبت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی شخص کی بات ناگوار گزرتی تو یہ نہ فرماتے کہ فلاں شخص ایسا کرتا ہے بلکہ یوں فرماتے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ غیبت صرف زبانی ذکر ہی کو نہیں کہتے' خواہ اشارہ سے کنائے سے' کسی واضح یا غیر واضح حرکت سے تو غیبت کے سلسلے میں تصریح' ابہام' قول' فعل' رمز' اشارہ سب حرام اور ناجائز ہیں۔

غیبت سننا بھی منع ہے:

یعنی غیبت سننا اور اس پر تعجب کا اظہار کرنا بھی غیبت ہے۔ کیونکہ سننے سے اور اس پر تعجب ظاہر کرنے سے غیبت کرنے والے کو غیبت پر شہ ملتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی کی برائی سن کر کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ بھائی تم نے آج عجیب بات بتلائی ہے ہم تو اسے ایسا نہیں سمجھتے تھے' ہم آج تک اچھا ہی سمجھتے رہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اس عیب سے محفوظ رکھے' یہ تبصرہ گویا غیبت کرنے والے کی تصدیق ہے اور غیبت کی تصدیق بھی غیبت ہی ہے' بلکہ غیبت سن کر چپ رہنے والا بھی غیبت کرنے والے کا شریک سمجھا جاتا ہے۔ حدیث شریف ہے:

> "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا ہے۔ (رواہ طبرانی عن ابی عمرؓ)

اس سے معلوم ہوا کہ سننے والا بھی غیبت کے گناہ میں شریک ہے۔ ہاں اگر سننے والا زبان سے منع کردے یا زبان سے منع کرنے کا حوصلہ اور قوت نہ ہو تو دل سے بُرا سمجھے یا اس مجلس سے اٹھ جائے یا غیبت کرنے والے کو دوسری باتوں میں لگالے تو ان صورتوں میں سننے والے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا لیکن اگر زبان سے منع کیا اور دل میں سننے کی خواہش رہی تو یہ نفاق ہے۔ اعتبار دل کا ہے گناہ سے اس وقت محفوظ رہے گا جب دل سے بُرا سمجھے گا پھر منع کرنے میں بھی ہاتھ یا آبرو اور آنکھ کے اشارے سے منع کرنا کافی نہیں ہے' کیونکہ اس سے اس شخص کی توہین ہوتی ہے' جس کی غیبت کی جارہی ہے' بلکہ صراحت کے ساتھ منع کرنا اور مذکورہ شخص کا دفاع کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف ہے:

> "جس شخص کے سامنے کسی مومن کی تذلیل کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود مدد نہ کرے قیامت کے روز اسے لوگوں کے سامنے ذلیل کیا جائے گا۔
>
> (رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیفؓ)

غیبت کی مذمت میں احادیث:

1:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا' قیامت کے دن مردار کا گوشت اس کے سامنے رکھا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ جیسے تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا' وہ شخص اسے کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور شور مچاتا جائے گا۔

2:...... ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے شب معراج میں میرا گزر ایک جماعت پر ہوا' جو اپنے چہرے اپنے ناخنوں سے چھیل رہی

رہی تھی' یہ وہ لوگ تھے جو غیبت کیا کرتے تھے۔

۳:...... غیبت کی وجہ سے دو عورتوں کے پیٹ میں سخت درد ہوا اور قے میں خون اور گوشت کے ٹکڑے نکلے۔

۴:...... کچھ لوگوں نے غیبت کے بعد دانتوں میں خلال کیا تو گوشت کے ریشے نکلے۔

۵:...... ایک عورت نے غیبت کے بعد تھوکا تو گوشت کا ٹکڑا گرا۔

۶:...... غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔

۷:...... مفلس وہ ہے جو روز قیامت عبادات کے ذخیرے لائے گا مگر دوسروں پر ظلم کرنے کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (بحوالہ ''غیبت پر عذاب'' از مفتی رشید احمدؒ)

غیبت کے دنیوی نقصانات:

غیبت سے صرف آخرت ہی تباہ نہیں ہوتی' آخرت کے ساتھ دنیا بھی برباد ہوتی ہے۔ غیبت میں کئی دنیوی نقصان ہیں مثلاً:

۱:...... غیبت آپس میں نااتفاقی اور اختلافات کی جڑ ہے۔ غیبت عداوت کا باپ بھی ہے اور بیٹا بھی' یعنی کبھی غیبت سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور کبھی عداوت سے غیبت پیدا ہوتی ہے اگر غیبت کی وجہ سے لوگوں کے درمیان رنجش' بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر آپس میں قطع تعلق کی نوبت آ جاتی ہے۔ قطع تعلق کا حرام ہونا اور اس سے دین و دنیا کے نقصانات سب جانتے ہیں۔

۲:...... غیبت کرنے والے کے دل میں بزدلی اور دورخا پن پیدا ہو جاتا ہے' بزدلی کی وجہ سے وہ لوگ کی برائیاں ان کی پیٹھ پیچھے کرتا ہے اور جب ان کے سامنے آتا ہے تو ان کی تعریفیں کرنا شروع کر دیتا ہے پھر اس کی یہ حرکت جلد ہی ظاہر ہو جاتی ہے تو لوگوں میں ذلیل ہو جاتا ہے۔

۳:...... جو شخص کسی کے سامنے کسی دوسرے شخص کی غیبت کرتا ہے وہ یقیناً دوسروں کے سامنے اس شخص کی غیبت کرتا ہے جس کے سامنے ابھی دوسرے کی غیبت کر رہا ہے۔ اس طرح یہ شخص لوگوں کے درمیان فتنہ و فساد پیدا کرتا ہے۔ جب یہ حقیقت کھلتی ہے کہ سارا فتنہ اسی نے بھڑکایا ہے تو سب اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

غیبت کے اسباب:

امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ غیبت کے اسباب بے شمار ہیں' لیکن بحیثیت مجموعی وہ گیارہ اسباب کے ضمن میں آ جاتے ہیں' ان میں سے آٹھ کا تعلق عوام سے ہے اور تین کا تعلق خواص کے ساتھ مخصوص ہیں۔

عوام سے متعلق آٹھ اسباب:

پہلا سبب کینہ و غضب: یعنی کوئی ایسا واقعہ پیش آ جائے جو دل میں غصہ کی آگ بھڑکا دے' جب دل میں غصہ کی آگ بھڑکتی ہے تو وہ غصہ دلانے والے کے عیوب کے ذکر ہی سے ٹھنڈی ہوتی ہے' خواہ خود کرے یا دوسرے کریں' اس کی تحریک طبیعت کے تقاضے سے ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی دینی مانع موجود نہ ہو' بعض اوقات آدمی بظاہر غصے پر قابو پا لیتا ہے لیکن دل میں کینہ باقی رہتا ہے کینہ غصے سے بدتر ہے' کیونکہ دل میں کینہ رہنے سے ہمیشہ کے لئے بُرا کہنے کی بنیاد پڑتی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ کینہ اور غضب دونوں ہی غیبت کے سبب ہیں۔

دوسرا سبب موافقت: یعنی دوستوں اور ہم نشینوں کی تائید و تصدیق کرنا اور ان کی دیکھا دیکھی خود بھی غیبت میں لگ جانا اور غیبت پر ان کی معاونت و موافقت کرنا۔ چنانچہ جب اہل مجلس کسی شخص کی عزت سے کھیلتے ہیں اور اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اس کا انکار کیا اور ان سے اتفاق نہ کیا یا گفتگو کا موضوع بدلا یا مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تو یہ لوگ ناراض ہوں گے اور مجھ سے نفرت کرنے لگیں گے' اسی خیال سے وہ ان کی تائید کرتا ہے اور اسے حسن معاشرت اور ملنساری کی اہم بنیاد تصور کرتا ہے' کبھی اس کے رفقاء غیظ و غضب کی حالت میں کسی کو بُرا کہتے ہیں تو وہ خود بھی ان کی چاپلوسی کرنے کے لئے اپنے اوپر غصہ طاری کر لیتا ہے اور خود بھی بُرا بھلا کہنے لگتا ہے اور اپنے اس عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں خوشی' غم' پریشانی اور فارغ البالی ہر حالت میں دوسروں کے ساتھ ہوں۔

تیسرا سبب احتیاط اور سبقت: کبھی کسی شخص کو یہ گمان ہوتا ہے کہ فلاں شخص میری تاک میں ہے وہ فلاں بڑے آدمی کے یہاں میری بُرائی کرے گا یا میرے بارے میں ہرزہ سرائی کرے گا یا فلاں معاملے میں میرے خلاف شہادت دے گا وہ ان اندیشوں کے پیش نظر خود ہی سبقت کرتا ہے اور اس کی برائی شروع کر دیتا ہے اور اس کو ہدف تنقید بناتا ہے تاکہ جو بات وہ کہنے والا ہے اس کا اثر زائل ہو جائے اور جو گواہی وہ دینے والا ہے اس کا اعتبار ساقط ہو جائے یا اس کے متعلق اولاً صحیح بات کہے جب لوگوں میں یہ مشہور ہو جائے کہ فلاں شخص کے متعلق اس کی اطلاعات صحیح ہوتی ہیں تو اس کے متعلق جھوٹی باتیں اور افواہیں پھیلانی شروع کر دے اور یہ کہے کہ جھوٹ بولنا میری سرشت نہیں ہے۔ میں نے اس کے متعلق پہلے جو کچھ کہا وہ سچ نکلا اسی طرح یہ باتیں بھی سچی ہیں اس پیش بندی اور احتیاط سے وہ یقیناً محفوظ رہ جائے گا' کیونکہ دوسرا شخص اول تو اس کی برائی کرنے کی جرأت نہ کرے گا اور اگر اس نے جرأت کی بھی تو اس کی ہرزہ سرائی کو اہمیت نہ دی جائے گی اور لوگ یقین ہی نہ کریں گے۔

چوتھا سبب برأت: کبھی کسی برائی سے اپنی برأت مقصود ہوتی ہے۔ اس صورت میں دوسرے شخص کا حوالہ دے کر وہ یہ کہتا ہے کہ تنہا میں نے ہی یہ کام نہیں بلکہ فلاں شخص بھی کرچکا ہے یا وہ بھی میرے ساتھ شریک تھا' حالانکہ اگر برأت ہی مقصود تھی تو اپنا عذر بیان کرنا چاہئے تھا دوسرے کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ لیکن کیونکہ دوسرے کے ذکر سے اپنا موقف مضبوط ہوتا ہے اس لئے دوسرے کو بھی شامل کرلیا۔

پانچواں سبب مفاخرت اور بڑائی کا اظہار: وہ اس طرح کہ دوسرے شخص میں عیب نکال کر اپنی برتری ظاہر کرے' مثلاً یہ کہے کہ فلاں شخص جاہل ہے اس کی سمجھ ناقص ہے' اس کا کلام کمزور اور لچر ہے' اس تنقید سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ مخاطب پر اپنی فضیلت کا اظہار کرے اور یہ ثابت کرے کہ میں اس کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتا ہوں' مجھے فہم کی قوت میسر ہے اور میری گفتگو عمدہ ہے اور یہ تنقید اس لئے ہوتی ہے کہ کہیں لوگ میری طرح اس کی بھی تعظیم نہ کرنے لگیں اور معاشرے میں اسے نمایاں مقام نہ حاصل ہوجائے۔

چھٹا سبب حسد: کبھی جذبہ حسد غیبت پر ابھارتا ہے' یہ دیکھ کر کہ لوگ محسود کی بے حد تعریف کرتے ہیں' اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کا اعزاز واکرام کرتے ہیں' اس سے برداشت نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح اس سے یہ نعمت سلب کرلی جائے' لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں اور اس کی عزت باقی نہ رہے یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے وہ محسود کے عیب ظاہر کرتا ہے' حسد کینہ اور غضب کے علاوہ ایک جذبہ ہے غضب اور کینہ اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا شخص کچھ زیادتی کرتا ہے۔ دراصل یہ دونوں جذبہ انتقام کا مظہر ہیں' حسد میں یہ بات نہیں ہے' بعض مرتبہ آدمی اپنے محسن دوست اور رفیق سے بھی حسد کرنے لگتا ہے۔

ساتواں سبب دل لگی: یعنی دوسرے کے عیب اس لئے کئے جاتے ہیں کہ محفل میں دلچسپی کی فضا پیدا ہو اور اہل مجلس کی ہنسنے ہنسانے کا موقع ملے اور اچھا وقت گزرے۔

آٹھواں سبب تحقیر: کبھی اس لئے برائی کی جاتی ہے کہ دوسرے شخص کی تحقیر وتذلیل ہو' یہ متکبرین کا شیوہ ہے اس میں موجودگی اور غیر موجودگی کی بھی قید نہیں ہے۔ بعض لوگ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی ہی کو اپنی تنقید اور مذاق کا ہدف بنالیتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ اس طرح کس قدر رسوائی ہوگی نیز اگر وہ اس کی جگہ ہوتے تو خود ان کا کیا حشر ہوتا؟ ☆..........☆

مسلمان کی پہچان:

حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

☆ مسلمان کا نام پوچھو تو عبداللہ ہے۔

☆ ان کی نسبت پوچھو تو ابن الاسلام ہے۔

☆ ان کی دولت پوچھو تو فقر ہے۔

☆ ان کی دکان پوچھو تو مسجد ہے۔

☆ ان کا لباس پوچھو تو تقویٰ ہے۔

☆ ان کا ارادہ پوچھو تو وہ رضاالٰہی ہے۔

☆ ان کی کمائی پوچھو تو صبر ہے۔

☆ اگر یہ پوچھو وہ کہاں جارہے ہیں؟ تو وہ جنت کی طرف کہتے ہیں۔

☆ اگر یہ پوچھو ان کا ہادی کون ہے؟ تو وہ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (سیرت مصطفیٰ)

اگر ان سے پوچھا جائے کس سے پناہ مانگتے ہو؟ تو کہتے ہیں شیطان و دوزخ سے۔ (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے)۔

بقیہ: نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر

"سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ"

وہی نوجوان جس کے ہاتھ میں کبھی تیر اور تلواریں ہوا کرتی تھیں' آج اس کے ہاتھ میں گیند اور بلے ہیں اور ان کی محبت وعقیدت کا مرکز اللہ اور اہل اللہ کے بجائے فاسق و فاجر بلکہ کافر کرکٹ کھلاڑی ہیں' کبھی اس کا سر تلاوت قرآن سے جھومتا تھا لیکن آج گانوں کے ساز وسرور نے اس کے پورے وجود کو مدہوش کررکھا ہے' کبھی اس کا وقت قرآن فہمی میں مشغول رہتا تھا جس کی وجہ سے کبھی وہ رازی و آلوسی بنتا تھا' افسوس کہ آج اس کا قیمتی وقت فحش لٹریچر اور بلیو فلموں کی نذر ہورہا ہے اور یہ اپنی قیمتی جوانی فحاشی اور شراب نوشی میں ضائع کررہا ہے اور مغرب کی ہر ادا اپنانے کو سرمایہ افتخار سمجھتا ہے قرآن و حدیث کا نظام جو اس کے لئے بھی راہ نجات تھا' آج یہ اس کے لئے ایک فرسودہ اور رجعت پسندوں کا نظام بن گیا ہے کل تک جس کی زبان کلمہ توحید اور ذکر اللہ میں رطب اللسان تھی' آج اس کی زبان موسیقی اور فلمی نغمے گنگنانے میں مصروف ہے آج مسلمانوں کی ایک نوجوان نسل اسکول و کالج اور عصری تعلیم کے راستے آنے والی متعفن مغربی تہذیب میں ڈوبی ہوئی ہے اور یہ سیلاب بلاخیز بغیر کسی مزاحمت کے اس کو بہالے گیا ہے لیکن افسوس کہ اس کو ذرا بھی اس کا احساس نہیں ہے:

ترے صوفے ہیں افرنگی' ترے قالین ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مغربیت سے حفاظت فرمائے اور اسلامیت کا پیکر بنائے اور راہ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

کھانسی، نزلہ، زکام

کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرّب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

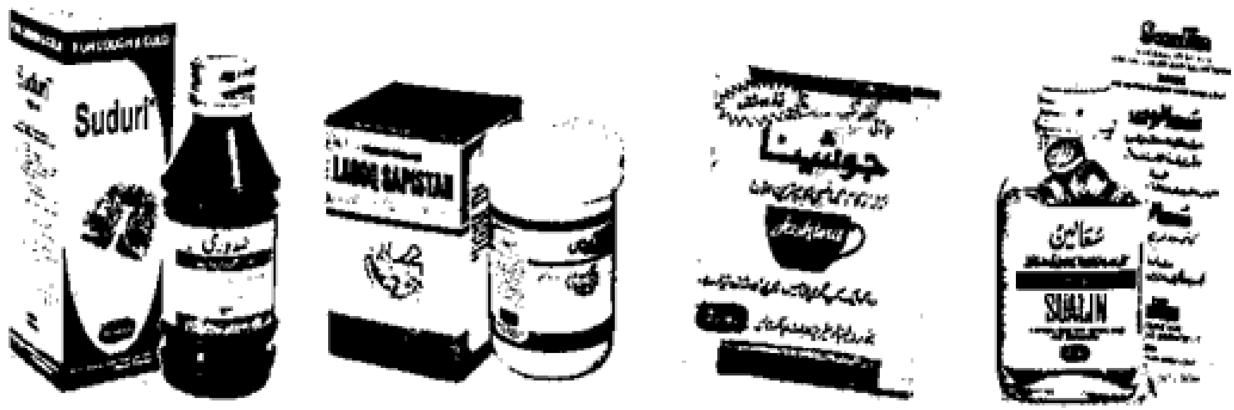

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین، گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلُو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔
جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔
جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔
اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔
ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔
شوگر فری صُدوری بھی دستیاب ہے۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری۔ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

Adarts-SJLS-1/2001

مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
کا سانحہ شہادت

صاحبزادہ طارق محمود

ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' مفتی عبدالسمیع' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی نظام الدین شامزی رحمہم اللہ کی شہادت کے سانحات کے بعد مفتی محمد جمیل خانؒ مولانا نذیر احمد تونسویؒ کے بہیمانہ قتل کا واقعہ غیر متوقع نہیں تھا۔ یہ سانحہ علمائے حق کو دبانے' جھکانے' مٹانے کی عالمی سازش کے تسلسل کا حصہ ہے۔ جب اندھیر نگری کا یہ عالم ہو کہ کسی عام آدمی کی عزت' جان' مال' آبرو محفوظ نہ ہو تو ایک عالم دین اور مبلغ کے چراغ حیات کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے؟ جنرل پرویز مشرف کی عسکری حکومت دہشت گردی کے ہر واقعہ پر طرمان کے خلاف ''آہنی ہاتھ'' ڈالنے اور دہشت گردی کے قلع قمع کے لئے ''شکنجہ'' جیسی انقلابی اصطلاحات استعمال کر کے عوام کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ قوم ابھی تک نہ تو آہنی ہاتھ کا کمال دیکھ پائی ہے اور نہ ہی شکنجہ کی کوئی کرشمہ سازی۔ کبھی فوجی وردی قوم کے لئے قابل احترام اور فوجی زبان قابل فخر سمجھی جاتی تھی۔ دہشت گردی کے واقعات کے تسلسل کے بعد وطن عزیز ایسی غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے کہ اب پوری قوم نہ زبان پر اعتبار اور نہ وردی پر بھروسہ کرنے کو تیار ہے:

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

مفتی محمد جمیل خان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں تھے' اس دینی جماعت کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ تنظیم کبھی بھی فرقہ واریت میں ملوث نہیں ہوئی۔ بلکہ اتحاد بین المسلمین کی داعی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے میں جماعت نے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت اپنی نوعیت کا واحد پلیٹ فارم ہے یہاں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر علماء' زعماء کے باہمی اتحاد کے روح پرور نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ مفتی محمد جمیل خان اگرچہ سیاسی ذوق کیلئے جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمن گروپ) سے وابستہ تھے' لیکن ان کی تمام تر توانائیاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور ان کی ساری صلاحیتیں دین کی سربلندی و سرفرازی کے لئے وقف تھیں۔ مفتی محمد جمیل خانؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے روحانی فرزند تھے تو مفتی احمد الرحمٰنؒ کے دست راست اور مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے معتمد خاص تھے' انہیں ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ کے رفیق اور ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے شفیق کی حیثیت حاصل تھی۔ مفتی صاحب ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ بزرگ علماء کی صحبت اور تربیت اور عصری' مذہبی' علمی' دینی' سیاسی شخصیات کی رفاقت کے باعث وہ نہ صرف باطنی اوصاف سے مالا مال تھے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری کمالات سے بھی نواز رکھا تھا۔ انہوں نے ایک دینی گھرانہ میں آنکھیں کھولیں۔ ابتدائی تربیت دین سے وابستہ والدین کی معرفت آئی' جس کی وجہ سے دینی محبت انہیں ورثے میں ملی اور وہ رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی۔ انہوں نے دین کو دنیا پر ترجیح دی' اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب نوازا تھا' وہ عالم بھی تھے' مفتی بھی' فاضل بھی تھے خطیب بھی' مومن بھی تھے سالک بھی' صوفی بھی تھے مجاہد بھی' نمازی بھی تھے غازی بھی' حتیٰ کہ شہید بھی:

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

کہتے ہیں صحبت اثر رکھتی ہے' نیک کی صحبت نیک اور بُرے کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے۔ مفتی محمد جمیل خان کی صحبت نے ایک مبلغ کو بھی شہادت جیسا پاکیزہ منصب عطا کر دیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہونہار' دل بہار اور خوش گفتار' مبلغ تھے۔ راقم الحروف کو میرپور (سندھ) کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے بتایا کہ مفتی محمد جمیل خان اپنے آخری سفر کے رفیق مولانا نذیر احمد تونسوی کو اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم

کٹھے مریں گے۔ بظاہر یہ بات مجذوبانہ لگتی تھی لیکن شہید کی زبان میں کس قدر صداقت ہوتی ہے؟ اس بات کا علم ہمیں ان کے واقعہ شہادت کے بعد ہوا۔ مولانا تونسوی ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کی مجلس ادارت کے رکن بھی تھے۔ اگرچہ مولانا ایسے عظیم خطیب تھے جب بولتے تو پھول جھڑتے' سرائیکی لہجہ کی مٹھاس اور انداز بیان کا حسن متاثر کن تھا' وہ متانت وذہانت کا پیکر تھے' کافی مدت کوئٹہ میں مبلغ کی حیثیت سے تعینات رہے۔ محترم فیاض حسن سجاد اور دیگر جماعتی رفقاء ان کے اخلاص جذبہ اور مشن میں لگن کے معترف ہیں۔ مولانا کوئٹہ سے کراچی آئے تو یادوں اور باتوں کا گلستان چھوڑ آئے۔ مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سرمایہ تھے۔ مفتی صاحب تو بلاشبہ عالمی سطح کے مبلغ تھے' برطانیہ میں ہر سال منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس ان کی شبانہ روز محنت اور ریاضت سے عبارت تھی۔ وہ اس کانفرنس کے انتظام وانصرام میں پوری تندہی سے حصہ لیتے۔ امسال برطانیہ میں داخلہ کی پابندی کے باوجود پاکستان میں بیٹھ کر کانفرنس کی کامیابی وکامرانی کے لئے ہمہ تن مصروف کار رہے۔ مفتی صاحب متحرک' فعال' سرگرم عمل اور پیہم جدوجہد کے انسان تھے۔ مفتی صاحب کے جسم میں مضطرب روح اور پہلو میں بے قرار دل تھا' وہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کا عزم رکھنے والے انسان تھے۔ مفتی محمد جمیل خان کی مصروفیات کا مرکز ومحور تبلیغی جماعت' جمعیت علمائے اسلام' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ تھا۔ مفتی صاحب نے اقرأ روضۃ الاطفال کے نام سے ملک کے مختلف شہروں میں جدید طرز پر دینی تعلیمی اداروں کا نیٹ ورک شروع کررکھا تھا' جس میں تقریباً اڑتیس ہزار کے قریب طلباء وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں اور پورے ملک میں اقرأ کی شاخوں کی تعداد ۱۰۳ کے لگ بھگ ہے اور ان میں مزید اضافہ بھی ہورہا ہے۔ مفتی صاحب دینی ودنیوی علوم پھیلانے کی تحریک میں اس قدر متحرک تھے کہ صبح کہیں شام کہیں' دن کہیں رات کہیں سرگرداں رہے۔ نہ جانے وہ کیا جذبہ تھا جو انہیں اڑائے پھر رہا تھا۔

مفتی محمد جمیل خان تعمیر اور تعبیر کے انسان تھے' وہ شرپسند نہ تھے' البتہ حریت پسند ضرور تھے' یہی وجہ ہے کہ ان کا تعلق جذبہ جہاد کو زندہ رکھنے والے اکابرین اور حق گو رہنماؤں سے رہا۔ ۱۱/ستمبر کے واقعہ کے موقع پر وہ برطانیہ میں تھے۔ انہیں گرفتار کرکے امریکا پہنچایا گیا' مکمل چھان بین اور تحقیقات کے بعد کہ ان کا القاعدہ سے کوئی تعلق نہیں' رہا کردیا گیا۔

مفتی محمد جمیل خان انتہائی رقیق القلب تھے' اکثر دعا کے موقع پر چہرہ اشکبار ہوجاتا اور ان کی سسکیوں کی آواز آنے لگتی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دو قیمتی جانوں کے علاوہ دو زرخیز دماغوں سے بھی محروم ہوگئی ہے۔ ان کی گرانقدر صلاحیتوں سے مزید فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا' لیکن قدرت کو شاید یہی کچھ منظور تھا۔

دہشت گردی کے واقعات میں اب تک شہید ہونے والے علماء کے قاتلوں میں سے کوئی ایک قاتل آج تک گرفتار نہیں کیا جاسکا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت اور دہشت گردی کا نشانہ بننے والے دونوں رہنماؤں کے لواحقین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے باہمی مشورہ کے بعد نہ صرف ایف آئی آر درج نہ کروانے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ حکومتی شخصیات اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کو تعزیت کے لئے آنے سے بھی روک دیا ہے۔ مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے دہشت گردی کے واقعہ کے دوسرے روز مجلس کے دفتر واقع پرانی نمائش کراچی میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی وزیر داخلہ' گورنر سندھ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور مفتی محمد جمیل خان کے گھر تعزیت کے لئے آنا چاہتے تھے مگر انہیں منع کردیا گیا کہ وہ زحمت نہ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو گزشتہ چند برسوں سے پے در پے سانحات میں بزرگ ہستیوں سے محروم ہونا پڑا۔ مجلس کی قیادت اور لواحقین نے اپنے اس طرز عمل سے خاموش احتجاج کی مثال قائم کرکے واضح کردیا ہے کہ حکومت سے انصاف کی بھیک مانگنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جانا بہتر ہے۔

ہم مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے سانحہ شہادت کے باعث غم زدہ ضرور ہیں لیکن مایوس نہیں اور نہ ہی خوفزدہ' کیونکہ موت کا ایک دن متعین ہے' کسی بھی مشن میں کامیابی کے لئے خون جگر کی آمیزش شرط اول ہے۔ دہشت گردوں کو جان لینا چاہئے کہ یہ خون شہیداں اتنا ارزاں نہیں' یہ خون بالآخر رنگ لائے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

☆☆..........☆☆

عالمی خبروں پر ایک نظر

کراچی میں تسلسل کے ساتھ علمائے کرام کی شہادت ایک گہری سازش ہے جس میں قادیانی اور یہودی لابی ملوث ہے: مولانا محمد حسین ناصر

سکھر (رپورٹ: محمد مبشر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ترجمان نے کہا کہ کراچی میں تسلسل کے ساتھ علمائے کرام کی شہادت ایک گہری سازش ہے جس میں قادیانی اور یہودی لابی ملوث ہے، وہ پاکستانی غیر مسلم ایجنسیوں اور کرایہ کے قاتلوں سے یہ کام لے رہی ہے وہ دفتر ختم نبوت سکھر میں کارکنوں سے ملاقات کے دوران اظہار خیال کر رہے تھے۔ مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ مولانا حبیب اللہ مختار، مولانا عبدالسمیع، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزی، مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت امت مسلمہ کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت اتحاد امت کا سب سے بڑا پلیٹ فارم مجلس تحفظ ختم نبوت ہے اور مفتی محمد جمیل خان اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے، ان کا قتل امت مسلمہ کے لئے اور علمائے کرام کے لئے اور خصوصاً کراچی و سندھ کے لئے لمحہ فکریہ اور خطرہ کی گھنٹی ہے۔ مولانا محمد حسین ناصر نے مزید کہا کہ ایک طرف تو صدر مشرف کہتے ہیں کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے میرا وردی میں رہنا ضروری ہے اور ایک طرف تسلسل کے ساتھ علماء کو شہید کیا جا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دہشت گردوں کی حفاظت کے لئے مشرف کا وردی میں رہنا ضروری ہے نہ کہ مسلمان اور پاکستان کی حفاظت اگر ایسا نہیں تو قاتلوں کو گرفتار کرو جن کا صدر کو بھی علم ہے۔

کراچی عرصہ دراز سے علمائے کرام کیلئے مقتل گاہ بنا ہوا ہے: مولانا محمد حسین ناصر

پنوعاقل (رپورٹ: حافظ عبدالغفار شیخ) قادریہ مسجد پنوعاقل میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مرکزی کنوینر مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ کراچی عرصہ دراز سے علمائے کرام کے لئے مقتل گاہ بنا ہوا ہے اور سندھ حکومت اور ایجنسیاں قاتلوں کی سرپرستی کر رہی ہیں، لیکن اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس سے خوفزدہ ہو کر اپنے مشن سے ہٹ جائیں گے تو یہ ان کی بھول ہے دین ہمیشہ قربانیوں سے پھیلا ہے، آج سے چودہ سو سال پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید کرا کے یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا تھا، لہٰذا ہم بھی انشاء اللہ آخری خون کے قطرے تک قادیانیوں کا اور ان ایجنٹوں کا مقابلہ کریں گے اور ان کو وہیں پہنچائیں (برطانیہ) جس نے ان کو نبی بنایا جس نے ان کو پروان چڑھایا اور جو ان کی سرپرستی کر رہا ہے۔

تعزیتی اجلاس

پنوعاقل (رپورٹ: عبدالغفار شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام جامع مسجد میں تعزیتی جلسے سے علمائے کرام نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے ان کو سرعام لٹکایا جائے، علماء کے قتل میں وہ لوگ ملوث ہیں جو اسلام، ملک اور دین کے دشمن ہیں، اگر مولانا حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی نظام الدین شامزی کے قاتل گرفتار ہو جاتے تو آج یہ نوبت نہ آتی لیکن گرفتار کرے کون؟؟ اگر علمائے کے قاتل گرفتار ہوتے ہیں تو حکومت کا تختہ الٹ جائے گا۔ پرویز مشرف کی وردی اتر جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی کنوینر مولانا محمد حسین ناصر، پنوعاقل جماعت کے امیر قاری عبدالتواب حسینی، ناظم ماسٹر عبدالرحمٰن مولانا عبدالرحیم حنفی نے کیا۔

خریدشدہ پلاٹوں، مکانوں کے کاغذات قادیانی جماعت کے پاس جمع کرانے کا سلسلہ بند کرایا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ

چناب نگر سابقہ ربوہ میں قادیانی جماعت کی سرگرمیاں بند کرانے اور چناب نگر کو عملی طور پر کھلا شہر بنانے کے لئے زیر قبضہ پلاٹوں' مکانوں کے مالکانہ حقوق دینے کے لئے الگ الگ سرکاری طور پر رجسٹریاں کی جائیں اور خرید شدہ پلاٹوں' مکانوں کے کاغذات قادیانی جماعت کے پاس چیک کرانے کا سلسلہ بند کرایا جائے اور اس شہر پر قادیانی غیر مسلموں کی اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائے اور چناب نگر کو بھی اسرائیل نہ بننے دیا جائے جبکہ ۲۲ جون ۱۹۴۸ء کو اس وقت کے پنجاب کے انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے چناب نگر سابقہ ربوہ ڈھکیاں سے ۱۰۳۴ ایکڑ سرکاری اراضی ٹوکن قیمت ایک آنہ مرلہ دس روپے فی ایکڑ کل ۱۰۳۴۰ روپے میں الاٹ کی تھی جس پر قادیانی جماعت نے اپنا شہر آباد کیا جبکہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں/ مرزائیوں کو قانونی طور پر بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا اور عدالتیں سرکاری دفاتر قائم کئے گئے مگر عملی طور پر قادیانی جماعت کی ہی اجارہ داری ہے جس کے خاتمہ کے لئے قانونی اصلاحات نافذ کی جائیں۔

مرزا مسرور احمد قادیانی غیر مسلم مقیم لندن اور مرزا خورشید احمد قادیانی غیر مسلم چناب نگر کو مباہلہ کا چیلنج: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) قادیانی جماعت غیر مسلم چناب نگر و لندن کی طرف سے سال ۲۰۰۳ء کے دوران قادیانیوں پر جھوٹی نام نہاد من گھڑت ۸۹ صفحات پر مشتمل انٹرنیٹ رپورٹ جس میں صفحات ۶۸۔۶۹ اور ۸۳،۸۴،۸۵ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کے خلاف توہین آمیز غلط جھوٹے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے پانچویں سربراہ مرزا مسرور احمد قادیانی غیر مسلم مقیم ٹلفورڈ لندن اور مرزا خورشید احمد قادیانی غیر مسلم چناب نگر کو آمنے سامنے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اگر مرزا مسرور احمد غیر مسلم آمادہ ہوں تو ٹلفورڈ لندن آکر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں اور مرزا خورشید احمد غیر مسلم کے ساتھ ریلوے اسٹیشن چناب نگر کے سامنے محمدیہ مسجد کے ساتھ گراسی پلاٹ پر مباہلہ کیا جاسکتا ہے چونکہ قادیانی جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اعظم غیر مسلم کے جھوٹے پیروکار ہیں وہ بھی سامنے نہیں آئیں گے قادیانی جماعت نے انٹرنیٹ پر جاری رپورٹ میں حکومت پاکستان سے فریاد کی ہے کہ وہ مولوی فقیر محمد کی قادیانیت کے بارے میں لکھی گئی یادداشتوں پر اور اخباری بیانات پر کارروائی نہ کریں مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کو خبردار کیا ہے کہ ان کا محاسبہ اور تعاقب جاری رکھے گا۔

جب لوگ اللہ کے باغی بن جاتے ہیں تو عذاب الٰہی ان پر نازل ہوتا ہے

مانسہرہ (نامہ نگار) جب لوگ اللہ کے باغی بن جاتے ہیں تو عذاب الٰہی ان پر نازل ہوتا ہے' جس کی بنا پر وہ تباہ و برباد کردیئے جاتے ہیں' دنیا بارہا آباد ہوئی اور برباد ہوئی ہے' ہمیشہ اقتدار اللہ ہی کا ہے' اچھا انسان اخلاق و کردار سے بنتا ہے' ملاوٹ اور ظلم و زیادتی کرنے والے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے کامیابی اسلام کے مبارک اصولوں میں ہے۔ قرآن کا اعلان ہے کہ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے لوگ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مسجد سیدنا اسماعیل علیہ السلام' اسماعیل کالونی میں درس قرآن دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ادب و احترام کی تعلیم دیتا ہے' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ چچا جان بڑے آپ ہیں یا میں ہوں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا پیارا جواب دیا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے مشعل راہ بن گیا۔ فرمایا: بھتیجے پیدا تو میں پہلے ہوا ہوں' مگر بڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا گڑنگی نے کہا کہ آج لوگوں میں ادب و احترام بھی کم ہوگیا ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈی ننس' حدود آرڈی ننس' توہین رسالت کے قانون اور دیگر اسلامی قوانین کا تحفظ کیا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذہبی رواداری اور قادیانی غیر مسلموں کے بارے میں امریکی رپورٹ کو مسترد کردیا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس' حدود آرڈی ننس' توہین رسالت کے قانون اور دیگر اسلامی قوانین کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور مذہب اسلام ہے اور آئین میں یہ بات درج ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا جبکہ ملک کی آبادی پندرہ کروڑ افراد پر مشتمل ہے جن میں مسلمانوں کی تعداد ساڑھے چودہ کروڑ ہے اور کل غیر مسلم اقلیتوں عیسائی' ہندو' سکھ' پارسی' بدھ' قادیانی/مرزائی دیگر کی آبادی صرف پچاس لاکھ ہے جس میں قادیانی مرزائی بھی ایک لاکھ سے کم ہیں مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اسلامی قوانین نافذ کریں اور قادیانی مرزائیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت

قرار دیا تھا جبکہ قادیانی رہتے پاکستان میں ہیں اور آئین و قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں اور جھوٹی رپورٹیں بھجواتے ہیں۔

توہین رسالت پر مبنی قادیانیت کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ توہین رسالت پر مبنی قادیانیت کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے اور قادیانی مذہب کو اسلام کے طور پر شائع کرنے پر قادیانی ترجمان الفضل اور دیگر رسائل شائع شدہ ضیاء الاسلام پریس چناب نگر کو بند کیا جائے' اس کے علاوہ ایک غلطی کا ازالہ نامی مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کا ۵/نومبر ۱۹۰۱ء کو الہام کا کتابچہ ضبط کیا جائے' جس میں انگریزی پنجابی نبی نے خود کو محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور الہام کے آخر میں لکھا ہے کہ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا' پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ اس کے مطابق قادیانی/مرزائی غیر مسلم مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم کو نبی کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی مانتے ہیں جو توہین رسالت کے قانون تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵سی کے تحت جرم ہے' اس کے علاوہ قادیانی جماعت مرزا مسرور احمد قادیانی غیر مسلم کی لندن میں کی گئی تقریر غیر قانونی طور پر الفضل میں شائع کی گئی ہے۔

حکومت قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے: علمائے کرام

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا کفایت اللہ حنفی' قاری زاہد اقبال' حاجی محمد ایوب اور حافظ محمد اصغر خٹک نے مشترکہ طور پر مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے بہیمانہ قتل پر گہرے غم و غصے کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اور مفتی نظام الدین شامزئی شہید کے قاتلوں کو گرفتار کرکے تختہ دار کے سپرد کیا جاتا تو دہشت گردوں کا نیٹ ورک ختم ہو جاتا اور ان کو ایسی خونی وارداتیں کرنے کی جسارت نہ ہوتی۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ مفتی محمد جمیل خان ممتاز محقق' دینی اسکالر' شہرۂ آفاق ماہر تعلیم' بے نفس سماجی خدمت گار' نامور صحافی' صاحب طرز ادیب اور خوش اسلوب خطیب تھے۔ انہوں نے ساری زندگی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ میڈیا کے میدان میں وہ شاہسوار تھے اندرون و بیرون ملکوں میں ہر محاذ پر فتنہ قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی خوش اخلاق ملنسار اور صوفی منش آدمی تھے' سینکڑوں قادیانیوں کو مسلمان کیا' ان دونوں رہنماؤں کی دینی و مذہبی اور تحریکی خدمات تاریخ کا روشن باب ہے اور اسلام کی ترویج و اشاعت میں ان کی خدمات جلیلہ کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے' کروٹ کروٹ سکون نصیب کرے لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مساجد و مدارس پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے علمائے کرام کو قتل کروایا جا رہا ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

روہیلانوالی (نامہ نگار) مساجد و مدارس پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے علمائے کرام کو قتل کروایا جا رہا ہے۔ دہشت گردی کی وارداتوں پر قابو نہ پانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وفاقی و صوبائی حکومتیں دہشت گردوں کے ہاتھوں بلیک میل ہو چکی ہیں۔ دینی شخصیات کی لاشوں کو کندھا دیتے تھک چکے ہیں' قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے دہشت گردی کے واقعات پر قابو نہ پایا تو ملک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا عبدالعلیم رحمانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان ایک بلند پایہ علمی اور عظیم فکری شخصیت کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اتحاد المسلمین کے زبردست داعی تھے' وہ مسلکی انتہا پسندی اور فرقہ واریت کے شدید مخالف اور جارح نقاد تھے اور وہ شباب ہی سے تحفظ ناموس رسالت کو اپنی حیات مستعار کا نصب العین بنائے ہوئے تھے' وہ زندگی بھر جھوٹے مدعیان نبوت کا محاسبہ و محاکمہ کرتے رہے۔ ختم نبوت کی فصیل پر نقب لگانے والے سامراج کے پروردہ نقب زنوں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو اپنی شگفتہ و شاداب تحریر و تقریر کے ذریعے بے نقاب کرتے رہے اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے زندگی بھر اندرون و بیرون ملکوں میں فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہوا تھا اور سینکڑوں قادیانیوں کو ظلمت کی تاریک وادیوں سے نکال کر دامن مصطفیٰ صلعم سے وابستہ کیا۔ انہوں نے متعدد عیسائیوں اور قادیانیوں کو مسلمان کیا' دونوں حضرات فرقہ واریت سے کوسوں دور تھے' انہوں نے کہا کہ ان کی دینی و سیاسی' ملی و سماجی اور تحریکی و مذہبی خدمات تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں اور ان کی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

پے در پے دہشت گردی کی وارداتیں قانون نافذ کرنیوالے اداروں کیلئے بھی کھلا چیلنج ہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) علمائے کرام کا قتل حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ دہشت گردی کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت قطعی طور پر حالات پر قابو پانے میں ناکام ہوچکی ہے۔ پے در پے دہشت گردی کی وارداتیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بھی کھلا چیلنج ہیں۔ مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت سے اسلام کی شمع گل نہیں کی جاسکتی۔ شہادتیں ہمارا مشن نہیں چھین سکتی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ قاری عبدالجبار‘ محمد اسلم بھٹی‘ رانا عبدالشکور اور محمد آصف نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز سامراج کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والے اور پاکستان بنانے میں بنیادی کردار ادا کرنے والے علمائے کرام کے قتل سے پاک سرزمین کو رنگین کیا جارہا ہے اور پاکستان کی دھرتی پر سب سے زیادہ علماء اور دینی کارکنوں کا ناحق خون بہایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت میں علماء کے قتل کی فہرست طویل ہوچکی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی خاص ایجنڈے پر عمل کرنے کے لئے بیرونی طاقتیں علماء کو قتل کروارہی ہیں‘ جس کی پشت پناہی ہمارے حکمران کھل کر کررہے ہیں‘ ایجنسیاں اور لادین عناصر قتل و غارت کے ذریعے ملک میں فرقہ واریت کا تصور پیدا کرنا چاہتے ہیں‘ مگر علمائے کرام اتحاد و یگانگت کا عملی سبق دے کر امریکی وقادیانی ایجنٹوں کی اس خواہش کو پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ملک کی بقا و استحکام اور اسلام کے احیاء کے لئے یہود و نصاریٰ کے ایجنڈوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہیں گے۔ مشترکہ بیان میں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیں۔

پورے پاکستان کی طرح سکھر اور اندرون سندھ میں بھی زبردست رنج و غم پایا جاتا ہے: قاری خلیل احمد

سکھر (نامہ نگار) کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت سے پورے پاکستان کی طرح سکھر اور اندرون سندھ میں بھی زبردست رنج وغم پایا جاتا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے اس واقعہ کو امت مسلمہ کے لئے عظیم نقصان قرار دیا۔ جامع مسجد بندر روڈ میں اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن قاری خلیل احمد نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی مرکزی مناظر اور اتحاد امت کے داعی تھے ان کی پوری زندگی دین اسلام کی اشاعت‘ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور علمائے کرام کی خدمت میں گزری ہے۔ قاری خلیل احمد نے اپنے خطاب میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ علمائے کرام کے قاتلوں کو گرفتار کرے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام تر فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کررہی ہے اور مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی بھی اتحاد امت کے بہت بڑے داعی تھے۔ ان کے قاتل دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل و خوار ہوں گے۔

حکومت مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی اور دوسرے علمائے کرام کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرے: علماء

سکھر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنماؤں قاری خلیل احمد خطیب جامع مسجد‘ مفتی محفوظ احمد‘ آغا سید محمد شاہ‘ حاجی احمد حسین‘ مولانا عبدالمجید‘ حاجی رشید احمد‘ شکیل شیخ‘ مولانا عبداللطیف اشرفی‘ قاری عبدالوحید‘ مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ حکومت مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی اور دوسرے علمائے کرام کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کے اندر امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہوچکی ہے اور اس کی تمام تر کوششیں صدر مشرف کو اور اس کی وردی کو بچانے اور امریکہ کی خوشامد کرنے میں گزر رہی ہے وہ پاکستان کی اور مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کررہے ہیں بلکہ حکومت کے بعض وزراء کو پاکستان سے امریکی مفادات زیادہ عزیز ہیں‘ ایسے لوگوں کو علماء اور مسلمانوں کی شہادت کے بجائے امریکی کتوں کے ہلاک ہونے کا زیادہ افسوس ہے اگرچہ امریکیوں کو بھی ان پر اعتبار نہیں کیونکہ اگر اعتبار ہوتا تو وہ ان کے کپڑے اتار کر تلاشی نہ لیتے لہٰذا آخر میں ہم حکومت سے پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ملک میں امن چاہتے ہو تو علماء کے قاتلوں کو گرفتار کرو اور ان کو سرعام پھانسی دو ورنہ پاکستان چھوڑ کر امریکا اور برطانیہ میں چلے جاؤ ہم جانیں مسلمان جانیں اور پاکستان جنہوں نے بنایا ہے وہ حفاظت بھی کرلیں گے اور تم سے اچھی کریں گے۔

☆☆..........☆☆

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر......!

مولانا محمد توفیق

جب ہم تاریخ کے دریچہ سے ماضی کی طرف سے جھانک کر اقوام گزشتہ کے عروج وزوال کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ کسی بھی قوم کا نوجوان اس کے لئے ایک قیمتی سرمایہ اور قدرت کی جانب سے عطا کردہ ایک بیش بہا تحفہ ہوتا ہے جس کے کردار پر اس قوم کی ترقی وتنزلی کا دارومدار ہوتا ہے نیز یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جب کسی قوم یا معاشرہ کو اخلاقی وکرداری اعتبار سے صحت مند وتندرست نوجوان میسر آجائیں تو وہ قوم ومعاشرہ بھی ترقی پذیر بلکہ ترقی یافتہ بن جاتا ہے اور اس کے برعکس صورت میں وہ قوم اقتصادی' معاشی' تہذیبی ہر اعتبار سے پستی کی راہ پر گامزن رہتی ہے نوجوان کسی بھی قوم کا ایک درخشندہ مستقبل کی علامت اور اس کا سرمایہ افتخار ہوتا ہے اسی سے ملت وقوم کی نیک امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی جو بھی تحریک ہوا اس میں نوجوانوں نے ہی مقدمۃ الجیش کا کردار ادا کیا ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے نشان منزل ثابت ہوئے ہیں اور جب بھی اس طبقہ نے ہمت واستقلال کے ساتھ قدم آگے بڑھائے ہیں کامیابی وکامرانی نے اس کی قدم بوسی کی ہے:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اگر ہم اپنی چودہ سو سالہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو تاریخ کے ہر صفحہ پر نوجوانوں کی قربانیاں نظر آئیں گی۔ دراصل نوجوانوں کی توانائی ہزاروں ایٹمی ہتھیار سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ پہاڑوں کو ہلانے اور دریاؤں کے رخ کو موڑنے کے جذبہ سے سرشار ومخمور ہوتے ہیں اور یہی جذبہ انہیں اپنی قوم وملت کے لئے تن من دھن کی قربانیاں دینے پر مہمیز لگاتا ہے' چنانچہ یہی نوجوان کبھی سترہ سالہ محمد بن قاسم کی شکل میں برصغیر میں نمودار ہوا اور کفر کی متعفن فضا کو ایمان کی خوشبو سے مبدل کردیا۔ آج برصغیر میں جتنی دینی وملی تحریکیں قائم ہیں وہ اسی نوجوان سپہ سالار اور اس کے ساتھیوں کی ہیں اور کبھی یہی نوجوان طارق بن زیاد کی صورت میں سرزمین اندلس میں اسلام کی فتح کے جھنڈے لہراتا نظر آتا ہے جس کی آٹھ سو سالہ مسلمانوں کی حکومت تاریخ کا ایک زریں باب ہے' کبھی یہی نوجوان قیس بن مروان کے روپ میں افریقہ کے تپتے ہوئے صحرا میں کلمہ توحید بلند کرتا ہے اور کبھی یہی نوجوان علمائے دیوبند کے لبادہ میں نظر آتا ہے کہ آج برصغیر کا اسلامی تشخص اسی کا رہین منت ہے۔

لیکن آج اسلام کے ازلی دشمن یہود ونصاریٰ اس نوجوان کو دین واسلام سے دور کرنے کی سازش کررہے ہیں اور اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ یہ مردم شماری اور سرکاری کاغذات میں تو مسلمان باقی رہیں لیکن اس کے اندر سے اسلامی روح سلب کرلی جائے اور یہ معاشرتی تہذیبی' اخلاقی وفکری اعتبار سے انگریز بن جائے اور فرق ظاہری صرف یہ رہے کہ اگر وہ سفید انگریز ہیں تو یہ کالے انگریز بن جائیں عیسائیوں کے ایک بڑے پوپ کا کہنا ہے کہ ''شراب کا جام اور فاحشہ عورت امت محمدیہ کو تہ وبالا کرنے کا اتنا بڑا کام کرسکتے ہیں جو کام ایک ہزار توپیں نہیں کرسکتیں اس لئے اس قوم کو مادہ پرستی اور شہوات میں غرق کردو'' گویا اقبال کی زبانی اس نے کہا:

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو

ضرورت اس بات کی ہے کہ آج کے مسلم نوجوانوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ اور خواب غفلت سے بیدار کیا جائے اور اس کو یہ بتایا جائے کہ ان کو اسلام سے دور کرنے کے لئے کانفرنسیں کی جارہی ہیں اور ان کی تباہی وبربادی کے لئے بہت سے ممالک اپنا دماغ لڑا رہے ہیں اور ظلم بالائے ظلم یہ کہ آج کا مسلم نوجوان طبقہ نہ صرف یہ کہ ان کے لئے ''تر نوالہ'' ثابت ہورہا ہے بلکہ ان کی اس سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے:

باقی صفحہ 19 پر

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

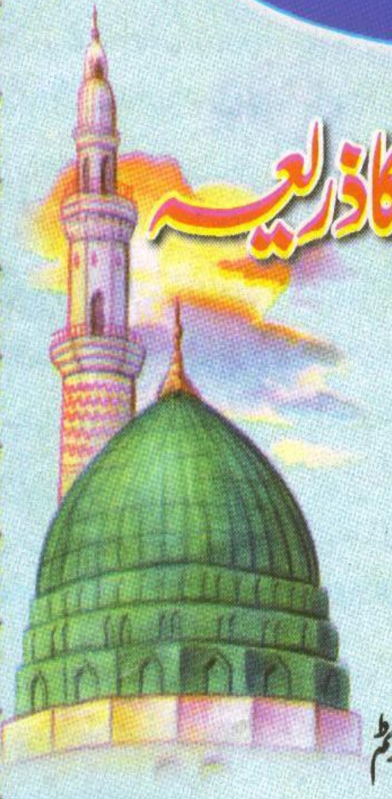

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمن — ناظم اعلیٰ